راجاؤن سے پیشکش لیے اور اطاعت اور فرمانبرداری کے بارہ مین کوئی دقیقہ لوازم عہد و پیمان سے باقی نرکھا مگر وہان کے راجاؤن کے ایلچیون کے اتفاق سے شروع موسم برسات مین سالماً غانماً معاودت کی اور سلطان اس لشکر ظفر پیکر کی مراجعت کے بعد ملک سیف الدین غوری کے استصواب سے سامان سفر درست کرکے ماہ شعبان سنہ سات سو اٹھاون ہجری مین حسن آباد گلبرگہ سے دولت آباد کے سمت روانہ ہوے اور جب بالا گھاٹ مین پہونچکر جائزہ فوج کا لیا پچاس ہزار سوار کہ اکثر انمین دلاوران نیزہ گذار تھے قلم بند ہوے اور چاہا کہ ندربار اور سلطانپور کے راستہ سے ولایت مالوہ مین داخل ہون راے کرن کے ایلچی نے کہ راے کرن گجراتی کے نواسون سے تھا سپاہ دکن کے خوف سے باوجود دخل گجرات بگلانہ مین مقیم تھا اور مملکت موروثی کیطرف توجہ کرتا تھا بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوکر اپنے موکل کیطرف سے عرض کی کہ جو درمیان سلاطین گجرات اور بادشاہان دکن ہمیشہ رسم اتحاد منظور اور ملحوظ رہا لہذا التماس کرتا ہون کہ اول گجرات کیطرف توجہ فرماکر اس خطہ بہشت منزلت کو کہ میرے آبا اور اجداد کا ملک ہے اور رعایا جاگیردارون کے دست ظلم سے جان بتنگ آنکر خواہان ایسی عنایات کار رہتا ہے مسخر اور مفتوح کرین اور اس بندہ کو اعداد ملازمان خاص مین درلاکر خاطر جمع سے مالوہ کیطرف لشکر کھینچین اور بعد مقارن اس حال کے باقی زمینداران گجرات نے بھی ایلچی بھیجکر التماس قدوم کی سلطان علاء الدین حسن نے با انصار و اعوان زمرہ مشورت کا ڈالکر زور فکر کی کھیلی اور خلاصہ فکر نے اسپر قرار پکڑا کہ جب مقابلہ اور مقاتلہ سلطان فیروز شاہ باربک شہریار دہلی کا اپنے اوپر قرار دیکر حسن آباد گلبرگہ کے تختگاہ سے نہضت کی ہے روانگی مالوہ اور گجرات کی علی السویہ ہے بلکہ چونکہ رعایا گجرات کی راغب اور مائل قدوم میمنت لزوم ہے صلاح و سداد کی وجہ سے توجہ اسطرف کی بہت قریب اور مناسب ہے سلطان علاء الدین حسن نے سب کی راے صواب جانکر شاہزادہ محمد کو مع بیس ہزار سوار برسم ہراول روانہ کیا اور خود بدولت نے بھی پیچھے سے باہستگی تمام رایت شوکت گجرات کیطرف بلند کیا لیکن شاہزادہ محمد جب قصبہ نوساری مین پہونچا اس حدود کو سب قسم کے جانورون سے مملو دیکھکر شکار مین مشغول ہوا اور آدمی باپ کے پاس کہ شکار دوست تھا بھیجکر اس سرزمین کی کیفیت سے پیغام کیا بادشاہ بجناح تعجیل اسطرف سوار ہوا اور ایک مہینہ کامل صید و شکار مین مشغول رہا اس درمیان مین موافق اس امر کے مصرع قضاے آسمانست این و دیگرگون نخواہد شد ٭ جو باعث کہ تحریر سطور تک تھا یعنی آیا شکارگاہ مین تپ محرق ذوق نشاط شکار سے اپنی محافظت مین مشغول ہوا یعنی باوجود پیری اور آوان نوبہار انابت جیسا کہ بادشاہان عیش پرور کا لازمہ ہے مجلس شراب صحراے شکار مین آراستہ کرکے گوشت شکار کے کباب کی رغبت کی اور ہیضہ ہونے سے ایکبارگی مزاج شریف اسکا مسلک اعتدال سے منحرف ہوا نظم تو ای رعنا چو گل تا چند تلکے ٭ خوری از جام گلگون لالہ گون مے ٭ چو نرگس تا بکی ساغر پرستی ٭ قدح در دست و سر در خواب مستی ٭ تو تا باشی نخواہد شد چو لالہ ٭ سرت خالی ز سوداے پیالہ ٭ بسے خانہ خراب از می شد آباد ٭ بسے خانہ کہ داد این بادہ بر باد ٭ اور جب مرض کی شدت محسوس ہوئی ناچار قرین حسرت و درد عازم مراجعت ہوکر بکوچ متواتر حسن آباد گلبرگہ کیطرف گیا اور علما اور مشائخ کو حاضر کرکے صدر الشریف سمرقندی کے ہاتھ پر تمام مناہی سے تائب ہوا اور اپنے تمام ممالک محروسہ کو بہ نسبت زمان قتلغخان آستادہ چار حصہ کیے حسن آباد گلبرگہ کو حد دابل اور رائچور اور مدکل کیطرف حد تک ضبط اسکا ملک سیف الدین غوری کے سپرد کیا اور دولت آباد اور جنیر اور چیول اور قصبہ بیڑ اور مونگی پٹن کو جیدہ اور خلاصہ ولایت مرہٹ سے ہو اپنے بھتیجے خان محمد بن علی شاہ کے تفویض فرمایا اور مملکت برار اور ماہور صفدر خان سیستانی کے سپرد کرکے مملکت

بیدر اور قندھار اور رندور اور کولاس اور جسقدر ولایت تلنگ کہ تصرف مین رکھتا تھا اعظم ہمایون ولد ملک سیف الدین غوری
کیطرف رجوع کرکے چھ مہینے تک فرش بیماری پر تکیہ کرکے قلعہ کے اندر اُس قصر مین کہ شرف کو جہ پر تھا اپنا مقام کیا اور صبح
و شام بلکہ علی الدوام بار عام دیکر احوال خلائق مین مصروف رہا اور مظلومون اور ضعیفون کی داد رسانی مین اشتغال فرما کر
حکم کیا کہ تمام ممالک محروسہ کے زندانیون کو آزاد کرین اور اگر کوئی گناہ عظیم کے سبب سے مقید اور محبوس ہو بقدغن و
تعجیل تمام حسن آباد گلبرگہ مین حاضر لاوین لہذا بموجب فرمان بادشاہی زندانیون کو کہ جرائم عظیم کے سبب گرفتار تھے دار الخلافت مین
لائے اور اُس شاہ دادگستر نے اُسیوقت اُنکے جرائم بوجہ احسن عفو فرما کر آزاد کیا مگر سات آدمی کو کہ صلاح ملک و دولت اُنکی آزادی
مین نہ دیکھی شاہزادہ محمد کے سپرد کیا اور فرمایا کہ میرے بعد جس شئے مین اپنی صلاح دولت جانے اُنکے بارہ مین عمل مین لاوے اس عرصہ مین

طب

مرض نے اور بھی ترقی قبول کی ہر چند حکیم علیم الدین تبریزی اور حکیم نصیر الدین شیرازی اور بھی حکماء ہند نے اصلاح مزاج اقدس مین مساعی
جمیلہ کی لیکن اس سبب سے کہ مرض طبیعت پر غالب ہوا تھا اور حرارت غریزی نے تنزل و نقصان کیطرف رکھا تھا اسیوجہ سے
تداوی کا اثر اُسپر مترتب نہوا اور روز بروز ضعف و ناتوانی کے سبب سے مزاج اقدس زبون اور ضعیف تر ہوتا تھا
یہانتک کہ بادشاہ کو یقین ہوا کہ ہنگام وداع ہے پھر معالجہ سے دست کش ہو کر منتظر ندا ارجعی کا ہوا اُسوقت اپنے
چھوٹے بیٹے محمود کو کہ اُس سے محبت زیادہ رکھتا تھا جب اپنے روبرو نہ دیکھا پوچھا کہ وہ کہان ہے سبھون نے عرض کی کہ مکتب

بوستان

مین سبق پڑھنے مین مشغول ہے پھر اُسے بلاکر استفسار کیا کہ کیا پڑھتا ہے عرض کی بوستان تصنیف شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
کی سیر کرتا ہون فرمایا آج کس حکایت کا سبق لیا ہے محمود عرضگذار ہوا کہ آج مین نے یہ حکایت پڑھی ہے حکایت شنیدم
کہ جمشید فرخ سرشت + بسر چشمہ بر بسنگی نوشت + بدین چشمہ چون ما بسے دم زدند + برفتند چون چشم برہم زدند + گرفتند
عالم بمردی و زور + ولیکن نبردند با خود بگور + بادشاہ علاء الدین حسن کانگوی بہمنی نے جب تیسری بیت سنی ضبط
نہوسکا بے اختیار ہائے ہائے کا نعرہ بلند کرکے رو دیا اور فرزندون یعنی محمد اور داؤد کو حاضر کرکے فرمایا کہ یہ نفس واپسین ہے تمسے کہتا
ہون کہ اگر اپنی بقائے دولت و سلطنت چاہتے ہو سب بھائی مقام موافقت مین رہو اور محمد کو میرا جانشین سمجھکر اُسکی خدمت

مذہب حنفی

اور اطاعت دارین کی سرفرازی جانو پھر خزانچی کو طلب کرکے مبالغ کثیر نقد و جنس سے لیے اور محمد اور محمود اور داؤد کے
تفویض کرکے فرمایا کہ مسجد جامع مین جاؤ اور یہ زر مشائخ اور علما اور مستحقون کو جو مذہب حنفی رکھتے ہون تقسیم کرو جب لڑکون نے
اپنے باپ کے فرمانے کے بموجب عمل کرکے بازگشت کی اور خدمت مین اپنے باپ کے عرض کی باواز بلند الحمد للہ کہکر جان بحق تسلیم
کی رباعی ہر روز یکے روز برآید کہ منم + خود را بجہانیان نماید کہ منم + چون کار جہان بر و قرارے گیرد + ناگاہ اجل ز در درآمد
کہ منم + گیارہ برس اور دو مہینے اور سات دن بادشاہی کی تھی جب غرہ ربیع الاول ۷۵۹ھ سات سو انسٹھ نے منہ دکھایا

ملحقات شیخ عین الدین بیجاپوری

مدت اسکی عمر کی انسٹھ سال تھی البقاء للملک المعبود اور ملحقات شیخ عین الدین بیجاپوری مین مسطور ہے کہ سلطان علاء الدین حسن
کانگوی بہمنی سے پوچھا کہ بے گنج و لشکر تھوڑے عرصہ مین ایسی دولت شگرف کیونکر تجھے دستیاب ہوئی اور خلائق کو
بے مشقت تو نے کیونکر اپنا مطیع اور فرمانبردار کیا جواب دیا کہ باعث اسکی دو چیز تھین اول یہ کہ مروت کو مین نے لازم پکڑا
اور کسی حال مین مین نے اُس سے تجاوز نہ کیا دوسرے یہ کہ مین نے دست سخاوت کھولکر دوست اور دشمن سے طریق احسان
سلوک رکھا پس مردمان دو کار بزرگ کے سبب میرے خواہان ہوئے اور میری اطاعت مین ہمتن مصروف ہو کر مجھے
دوست سمجھے اور تمام علما اور مشائخ سے کہ معاصر سلطان علاء الدین حسن تھے ایک شیخ عین الدین بیجاپوری اور دوسرے

شیخ محمد سراج تھے انشاء اللہ تعالیٰ اُنکے حالات اور مقالات عنقریب مقام مناسب مین خاتمۂ اعجاز نشان کی متعلقات سے بیان ہونگے اور احوال سلاطین بہمنیہ کے ناظرون پر مخفی اور پوشیدہ نرہے کہ صاحب تاریخ تحفۃ السلاطین اور سراج التواریخ اور بہمن نامہ کہ بعضے ناظم کے زعم مین وہ شیخ آذری علیہ الرحمۃ ہی اصل ونسب مین سلطان علاء الدین حسن کانگوی بہمنی کے صریحاً ایک حرف بیان نہین کیا ہی لیکن ستائش کے وقت بعضے مقامون مین شاہان کیان کی نسبت منسوب کرکے کہا ہی کہ کلاہ کیانی سر پر رکھکر تخت کیانی پر بیٹھا اور امثال ذلک اور بعضے مقام مین اُسکو بہمن اور اسفندیار سے نسبت کرکے مدح کی ہی کہ شاہ بہمن نژاد و فرزند کاخ بہمنی اور مثل اسکے اور عبارات جو کہ نژاد اسفندیار ہی ان دونون کتاب مین بہت درج ہی اور اگر یقین ہوتا کہ بہمن نامہ نتائج طبع بے طمع اور عالم باعمل اور عامل بے امل شیخ آذری کا ہی اس دعوی کی تصدیق کیواسطے ایک شاہد عادل کافی تھا کیونکہ کہ یہ امر بعید ہی کہ ایک چیز کو خوب تحقیق اور ثابت نکیے مدعی اُسکا ہوتا اور شعر بہمن نامہ کے مین نے حجت کیواسطے اس کتاب مین درج کیے متانت سخن استادون کی نہین رکھتے اور تخلص شاعر کا بھی اُس کتاب مین فقیر کی نظر سے نہین گذرا اس سخن محض افواہ کو کیونکر باور کر سکیے کہ یہ شعر شیخ آذری کے ہین لیکن جسوقت مسودات اوراق کا بلدۂ احمدنگر مین مرتضی شاہ نظام بحری کے سلک ملازمون مین منتظم تھا اُسکے کتبخانہ مین ایک رسالہ تھا مشتمل تحقیق اصل ونسب سلطان علاء الدین حسن کانگوی بہمنی ہو نام اُسکے مصنف کا درج نہ تھا اس خاکسار بمقدار کی نظر سے گذرا اور ماحصل رسالہ کا یہ ہی کہ سلطان علاء الدین کانگوی بہمنی نژاد بہرام گور سے ہی اور اس نہج کے کہ سلطان علاء الدین حسن بن کیکاؤس بن محمد بن علی بن حسن بن سہام بن سیمون بن سلام بن ابراہیم بن نصیر بن منصور بن رستم بن کیقباد بن منوچہر بن نامدار بن اسفندیار بن کیومرث بن خورشید بن معصای بن بغفور بن فرخ بن شہریار بن عامر بن شہید بن ملک داؤد بن ہوشنگ بن نیک کردار بن نیر زنجت بن نوح بن صانع اور نسبت صانع کی بچند وجوہ ساتھ بہرام گور کے پہونچتی ہی اور بہرام گور ساسان کی نسل سے ہی اور ساسان بہمن بن اسفندیار کی نسل سے کہ جملہ بادشاہان کیان سے تھا اور یہ کہ سلطان علاء الدین حسن اور اولاد عظیم الشان اُسکی کو بہمنیہ کہتے ہین اور ساتھ اس تقریب کے ہی لیکن جو کچھ خاطر ناقص مین جامع اس اخبار کے پہونچا یہ ہی کہ جب سے نام کانگوی بہمن کا جزو نام سلطان علاء الدین حسن کے ہوا اُسکو بہمنی کہتے ہین لیکن شعراء اُسکے مورخان خوشامدگو کو ایک سند بہم پہونچی اس معنے سے دوسرے لباس مین جلوہ دیا۔

تذکرہ آرائش پانا تخت وتاج سلطنت اور جہانبانی کا وجود باجود نوبادۂ بوستان شاہی وکامرانی سلطان محمد شاہ بن سلطان علاء الدین حسن کانگوی بہمنی نور اللہ مضجعہ بنور رحمتہ سے

نظم گذارندۂ شرح معنے شناس ؛ سخن راچنین می نہد در قیاس ؛ کہ بعد از حسن شاہ تخت دکن ؛ دوئی در گرفت از محمد حسن ؛ سلطان محمد شاہ کہ نور عقل وشجاعت وسخاوت سے موصوف تھا سلیمان کے مانند چتر ہمایون کے سایہ مین در آیا اور اسباب تجمل اور آلات شوکت بادشاہی مین نہایت کوشش کرکے چتر کے کلس کو جواہر آبدار سے آراستہ کیا اور ہمائے مرصع اُس تبہ پر نصب کرکے دو یاقوت کہ رائے بیجانگر نے سلطان علاء الدین حسن کے واسطے بھیجا تھا جوہری اُسکی قیمت کی تشخیص سے عاجز تھے اُس طائر ہمایون کی صورت پر نصب کیا اور تواچیون اور یساولون کی کثرت مین سعی موفور کی اور امرا اور منصب دارون اور یکہ جوانون کے واسطے جا و وقت قرار دیئے اور ہر ایک کو ایک خدمت سے سرفرازی دی چنانچہ تواچیون کو احضار لشکر اور باردہی خلائق کیواسطے رجوع کیا انہین باردار ان کہتے تھے اور جو کہ اسلحہ خاص اُسکی نو گل گلشن اقبال کے

از قسم شمشیر اور سپر اور نیزہ و علم یکہ جوانان خاصہ کے حوالہ تھی انھین اسلحہ داران کہتے تھے اور تعداد اُنکی اسوقت مین دو سو مرد سے
زیادہ نہ تھے اور یکہ جوانان خاصہ کے چار ہزار تھے انھین خاصہ خیل موسوم کرکے حکم فرمایا کہ ہر روز پچاس سلحہ دار اور ایکہزار خاصہ خیل
صبح کیوقت دیوانخانہ کے دروازہ پر حاضر رہین اور دوسرے دن علی الصباح اور نوبتی حاضر ہووین وہ اپنے منازل مین مراجعت
کرین اور ہر نوبت مین امرا اور منصب دار اپنی اپنی باری پایہ تخت مین حاضر رہین اور دیوانخانہ مین آنکر یہی سلحہ دار انکے ہمراہ چوکی
دیوین اور ہر نوبت مین ایک کو بزرگ اور سردار کرکے اسکا سرنوبت نام رکھا اور سرنوبت چوکی اول کو بھی سرنوبت لشکر اور نوبتون
کے سر پر مرتبہ برتری کا بخشا اور اسیطرح سے ہر ایک طرفدار مملکت کیواسطے ایک خطاب مقرر ہوا طرفدار دولت آباد مسند عالی
وطرفدار برار مجلس عالی وطرفدار بیدر و تلنگ اعظم ہمایون وطرفدار پایہ تخت حسن آباد گلبرگہ اور بیجاپور کہ منصب وکالت رکھتا ہو
ملک نائب اور سپہ سالار جمیع ممالک محروسہ کو امیر الامرا قرار دیا اور یہ مناصب اور خطاب اسوقت تک بلاد دکن مین شائع
اور رائج ہین اور جمعہ کے سوا اور دنون مین ایوان کے درمیان مین فرشہاے ابریشمین نہایت تکلف سے بچھا کر شامیانے
مخمل زربفت اور بھی قمش نفیسہ آگے ایستادہ کرتے تھے اور تخت نقرہ سلطان علاء الدین حسن کا بچھاتے تھے اور سلطان
محمد شاہ بیرون جہت سے تشریف لیجاکر اول تعظیماً تخت پدر کو سجدہ کرتا تھا اسکے بعد تخت پر جلوہ گر ہوکر نہایت شوکت
اور صلابت سے بار عام دیتا تھا اور لوازم جہانداری مین مصروف ہوتا تھا اور پیشتر اس سے کہ موذن اذان ظہر
دیتا تخت سے برخاست کرکے مجلس دربار موقوف کرتا اور چونکہ طبیعت غیور رکھتا تھا تخت پدر کے سجدہ سے دلگیر
رہتا تھا بعد چندے راے تلنگ نے جیسا کہ چاہیے ایک تخت فیروزہ بھیجا سلطان محمد شاہ نے اسے دولت شگون
جانکر ایوان بار عام مین رکھا اور تخت نقرہ گوشہ مین رکھکر پھر اسپر اجلاس نفرمایا اور سلطان فیروز شاہ بہمنی نے
اپنے عہد فرخندہ مین اس تخت نقرہ کو مدینہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بھیجا تو اُسے توڑ کر سادات پر قسمت
کرین اور ابتداے زمانہ مین سلطان علاء الدین حسن کے زمانہ کے موافق نواب ملک سیف الدین غوری کے
سوا کوئی شخص سلطان محمد شاہ کے دربار مین ہرگز بیٹھ نسکتا تھا چنانچہ اُسی عرصہ مین جب ملک سیف الدین
غوری نے دیکھا کہ دربار مین بیٹھنا سلطان محمد شاہ کے موافق طبع غیور کے نہین ہے عرض اقدس مین پہونچایا کہ جو
خویش واقارب حضرت اور دیگر امرا کہ حقوق خدمت اس دولتخانہ پر رکھتے ہین وہ سب بزرگوار خدمت مین ایستادہ
رہتے ہین اس دولتخواہ کو بھی حکم ہو کہ مثل انکے پایہ تخت مین ایستادہ رہے اور یہ عرض جو بادشاہ کی عین مدعا
تھی پذیرا ہوئی وہ بھی مثل تمام بھائیون کے خدمت مین مشغول رہتا تھا اور اسیطرح سے حکم فرمایا کہ سکہ زر پر مارین
اور ہر روز پانچ مرتبہ نوبت شاہی بجاوین اور تمام آدمی بار عام کے وقت دوزانو ہوکر سر زمین پر رکھین الغرض بعد
انقراض دولت بادشاہان بہمنیہ دکن مین چند فرقہ بہم پہونچے اور صاحب چتر وخطبہ ہوے لیکن ہرگز سکہ سونے کا نمارا
اور پنج وقتی نوبت بادشاہی جو بادشاہونکا لازمہ ہے نہ بجائی والیان تلنگ کہ مشہور قطب شاہیہ ہین انھون نے بھی اگرچہ
سکہ زر پر نہ مارا لیکن پنج وقتی نوبت بادشاہی بطرز سلاطین بہمنیہ بجائی اور زر سلطان محمد شاہ بہمنی قسم طلا و نقرہ چہار
قسمت تھا اوزان مختلفہ نہایت عمدہ دو تولہ سے زیادہ نہین اور ربع تولہ سے کم نہین اور ایک طرف کلمہ طیبہ
شہادت اور نام چار یار اور دوسری طرف بادشاہ عصر کا نام اور تاریخ وقت نقش رکھتا تھا اور صرافان کفرہ
نے تعصب سے راجایان بیجانگر اور تلنگ کی تحریک کے باعث زر محمد شاہی کو کہ غل وغش سے بری تھا گداخت کرنا چاہتے تھے

کہ بہ نسبت سنوات زر کفار بیجانگر اور تلنگ کا دکن مین رائج ہو سلطان محمد شاہ اس بات سے آگاہی پا کر چند مرتبہ ممالک محروسہ کے صرافون کو بار تکاب توڑنے اور چرخ دینے زر اسلام کے مانع آیا اور لوازم نصیحت کے بجا لایا ور جب ممنوع ہوے اور نصیحت سودمند نہ آئی تو ازین قتل اُس جماعت کے بارہ مین لکھکر مردم معتبر اور دو تنخواہ کے ہاتھ اطراف و جوانب مین ارسال فرمائے کہ فلان تاریخ مین صرافون کے قتل مین اقدام کرین چنانچہ ماہ رجب سنہ ۷۶۰ھ سات سو ساٹھ ہجری مین کہ روز سیلو ایکبارگی تمام ولایت مین صرافان ہندو کا قتل شروع کرکے عرصۂ ملک بادشاہان بہمنیہ کا آلائش وجود اُس جماعت سے پاک کیا اور حکم کے موافق کھتریان کہ ہمراہ لشکر دہلی بسنوات سابقہ دکن مین آئے تھے صرافی کے شغل مین مشغول ہوے اور آخر عہد شاہان بہمنیہ تک زر اسلام رائج اور شائع تھا صرافان دکنی الاصل نے جب یہ امر شاہان اسلام سے مشاہدہ کیا سلطان فیروز شاہ بہمنی کے عہد مین اپنے آبا و اجداد کے اعمال ناپسندیدہ سے اظہار نفرت کرکے مبلغہاے کلی سرکار شاہی مین دیئے اور امر صرافی مین اقدام کرکے گرد زر مسکوک کفار نہ پھرتے تھے اور اگر احیاناً کوئی شخص اُس زر سے انکے پاس لاتا تھا بقیمت طلا خرید کرکے دار الضرب مین لیجاتے تھے اور گداز کرتے تھے اور خزانہ مردم بادشاہی کے سبب سے خاطر جمع کرتے تھے لیکن اوسط عہد سلطان محمود شاہ بہمنی مین آثار خلل بنیاد دولت اُس خاندان مین مشاہدہ ہونے لگے پھر اپنے کام مین مصروف ہوے یعنی چھ سات برس کے عرصہ مین زر اسلام سے ایک اثر نہ چھوڑا اور زر مسکوک رایان بیجانگر و تلنگ کو کہ سالہا مین اور پرتاب کے شہرت رکھتا ہے جمیع ممالک اسلام مین رواج دیا اور اب تک کہ تاریخ ہجری ایکہزار و سولہ کو پہونچی ہے یہی زر کفار اہل اسلام کے درمیان مین شائع اور رائج ہے اور راقم اس حروف کا یاد رکھتا ہے کہ شاہ قلی صلابت خان ترک کی مجلس مین چند مرتبہ کہ باگ حل و عقد امور مرتضی نظام شاہ بحری کے قبضہ اختیار آسکے مین تھی حکایت قتل عام صرافون کی عہد فرخندہ عہد سلطان محمد شاہ بہمنی مین مذکور ہوئی شاہ قلی صلابت خان ترک نے بتکاسعی کامیان جان پر باندھکر چاہا کہ مرتضی نظام شاہ بحری کے قلمرو مین بھی زر اسلام کو رواج دیکر زر کفار کو متروک کرے چنانچہ پانچ چار برس تخمیناً کے اندر چند موضع مین دار الضرب یعنی ٹکسال بہم پہونچا کر وجود طلا اور نقرہ کو بنام نامی ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوۃ والسلام اور اسم مبارک مرتضی نظام شاہ بحری کے زیب و زینت دیا لیکن امیر الامراے مملکت برار یعنی سید مرتضی سمنانی جو شاہ قلی صلابت خان سے صفائی نرکھتا تھا نچاہا کہ مملکت برار مین ٹکسال بہم پہونچکر زر اسلام شائع ہو اور اس بات نے صرافان احمد نگر کے دلمین کہ پاے تخت نظام شاہیہ مین تھے اثر کیا اعمال سلطان محمد شاہ بہمنی کو موافق کرکے اپنے مکانون مین زر مسکوک اسلام کو توڑ کر اُسکی بے رواجی مین کوشش کرنے لگے اور ہر چند شاہ قلی صلابت خان صرافان معتبر کو عقوبات غیر مکرر اور گوناگون سے قتل کرتا تھا کچھ فائدہ اُسپر مترتب نہوتا تھا اور اپنے عمل زشت سے باز نہ آتے تھے تھا اُسی عرصہ مین چند روز کے بعد شاہ قلی صلابت خان منصب وکالت سے معزول ہوکر محبوس ہوا اس صورت مین صرافان عنادمنشیہ نے اُس روپیہ کا ایک نشان نچھوڑا اور اسی طور سے برہان نظام شاہ بحری ثانی نے سنہ ۱۰۱۱ھ ایکہزار گیارہ ہجری مین بنام حضرات ائمہ معصومین علیہم الصلوۃ والسلام زر سرخ کو مسکوک کرکے چاہا کہ زر کفار متروک کرون لیکن چونکہ انہین دنون مین اُسکے طائر روح نے باغ بہشت کیطرف پرواز کیا احمد نگر مین ہرج و مرج ظاہر ہوا اس امر نے صورت نہ پائی اور معرض توقف مین پڑا القصہ سلطان محمد شاہ بہمنی نے شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترویج مین نہایت درجہ کوشش کرکے زر کفار کو قلمرو اپنے سے مستاصل کیا راے بیجانگر و تلنگ اُسکو صاحب داعیہ جانکر خائف اور ہراسان

ہوے اور باتفاق یکدیگر امراے اسلام کو کہ بھیجنے تمام نقود خزانہ مکہ معظمہ کے سبب سے رنجیدہ خاطر ہوئے تھے جیسا کہ مذکور ہوگا
تقویت کر کے سلطان محمد شاہ بہمنی کی مخالفت کیواسطے ترغیب و تحریص کی اور جو بعضے امراے کبار باطناً انسے ہمزبان اور
یکدل ہوے راے بیجانگر نے آدمی سلطان محمد شاہ کے پاس بھیجکر پیغام دیا کہ قدیم الایام سے قلعہ رایچور اور مدکل مع مضافات
اسکے کنارہ آب کشنہ تک تخت مین رایان بیجانگر کے رہا ہی اگر آپکو ہمسائگی ہماری اور اپنے بقاے سلطنت کی منظور ہو مقام اتحاد
مین ہو کر آب کشنہ کے ساحل تک قلعہ اور پرگنے ہمیں واگذاشت کرین تو ممالک تمہارے سپاہ شاہ دہلی کے صدمہ اور ہیبت
لشکر قہار کے آسیب سے محفوظ اور محروس ہون اور اسیطرح راے تلنگ نے جو کہ قلعہ کولاس کو سلطان علاء الدین حسن کو
پیشکش کیا تھا اسوقت فرصت پاکر ایلچیون کو دار الملک بہمنیان مین روانہ کرکے پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا ناگ دیو مجھسے مقام سرکشی
مین ہی اور قلعہ کولاس اور اسکے مضافات کی تخلیص و استرداد کا عازم و جازم ہی صلاح دولت جناب یہی ہی کہ کار جنگ کو
نہ پہونچاکر اس محال کو اسطرف رجوع کرین تو جادۂ موافقت اور مرافقت مین راسخ دم اور ثابت قدم ہو کر آپکے دوست کا
دوست اور دشمن کا دشمن رہون القصہ سلطان محمد شاہ نے نہایت دانائی اور عاقلی سے انکے ایلچیون کی تعظیم و تکریم فرماکر
ڈیڑھ برس لیت و لعل اور حرف و صوت مین نگاہ رکھا اور ملک سیف الدین غوری کی صلاح سے مکاتیب محبت اساس
مرقوم کرکے مردم سخندان کی مصاحبت سے بیجانگر اور تلنگ مین روانہ کیے اور اس عرصہ مین تقریبات
انشاکر ہر ایک امرا کو کہ جنسے متوہم تھا اور دشمنی کا گمان رکھتا تھا مستاصل کرکے ایک جماعت اور گروہ کو محل اعتماد
مین تھی بزرگ اور صاحب دستگاہ کیا اور بعد مراجعت ملکہ جہان سفر مبارک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے
اطمینان خاطر سرکشی اور مخالفت مردم درگاہ کے سبب بہم پہونچاکر بار عام دیا اور ایک مجلس بکمال شوکت و صلابت
سے آراستہ کی اور ایلچیون راے بیجانگر اور تلنگ کو اس مجلس مین بلایا اور از روے قہر و غضب اور نہایت تسلط اور
غایت استیلا سے کہا ایک مدت ہی کہ تخت فیروز بخت دکن نے فر قدوم سے میری رونق سپہر برین بہم پہونچائی ہی
اور میرے اقبال کا پانون عرش فرسا ہوا اتبک رایان اطراف نے مجھے پیشکش و ہدایا نہ بھیجے چاہیے کہ فیلان کار آمدنی جسقدر
کہ انکی سرکار مین ہون زر و جواہر اور تمام امتعہ اور نفایس انکی پیٹھ پر لادکر بسبیل استعجال درگاہ مین روانہ کرین کہ نقود خزانہ عامرہ
مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین صرف ہو از کی احتیاج بہت ہی ایلچیون نے صورت مجلس کو دوسری طرز دیکھکر زمین خدمت
کو بوسہ دیکر اپنے منازل مین گئے اور قصہ طلب پیشکش کا مشرح اپنی عرضیون مین درج کرکے جلد روانہ کیا
اور حکایت روانگی ملکہ جہان بجانب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور خالی ہونا خزانہ طلا و نقرہ مسکوک اور غیر
مسکوک کا ساتھ اسطور کے ہی کہ سلطان علاء الدین حسن جب منتقل اور دو دن کے اس جہان گذران سے درگذرا سلطان محمد شاہ
بہمنی سوم کے دن جیسکو جیسا کہ داب سلاطین ہندوستان ہی زیارت قبر پدر کرکے لباس سوگ کا تبدیل فرمایا اور دار الخلافت
حسن آباد گلبرگہ مین تخت زرانہی پر اجلاس کیا اور امور جہانداری کے عہدہ سے جیسا کہ واجب اور لازم ہی بر آیا اور کسیطرح کا
نقص نکرکے خزاین استمالت اور خلعت ہاے فاخرہ از روے عنایت خان محمد اور صفدر خان سیستانی اور خوانین
دولت آباد اور برار کیواسطے بھیجکر انکو مطمئن کیا اور ملک سیف الدین غوری اور اسکے بیٹے ہمایون کو نوازش اور
تربیت خسروانہ فرماکر دولت و اقبال کے مراتب اعلیٰ مین پہونچایا اور چھ مہینے کامل ہر شب جمعہ کو اپنے باپ کی تربت پر کہ
قلعہ حسن آباد گلبرگہ کے باہر واقع ہی جاکر فقرا اور مساکین اور زواروں کو بانعام و احسان محظوظ کیا اور ایک گنبد عالی اسپر

بنا کر کے چند قصبہ اور قریہ وقف خطیرہ کر کے حکم دیا کہ ہمیشہ دو سو آدمی باپ کی قبر کے قریب تلاوت قرآن مجید مین مشغول رہا کرین
اور ملکہ جہان نے کہ والدہ سلطان محمد شاہ تھی جمیع نقود و جواہر اور زر خاصہ اپنا ترویج روح شوہر کے واسطے صرف کیا
جب ایک سال اُسکے فوت سے گذرا اپنے بیٹے سے سفر مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کی رخصت حاصل کی اور سلطان محمد شاہ
مراسم عزت والدہ جسطرح کہ واجب ہے بجالاتا تھا عازم جازم ہوا کہ تمام نقود خزینہ کو کہ اُسکے باپ نے مصلحت دنیوی
کیواسطے جمع کیا تھا ہمراہ ملکہ جہان اماکن شریفہ کیطرف روانہ کرون کہ واسطے ترویج روح پدر فقرا اور مساکین پر صرف
کرے پھر خزانچی کو بلا کر حکم فرمایا کہ طلا اور نقرہ مسکوک اور غیر مسکوک جو کچھ خزانہ مین ہو سب دربار مین حاضر کرو چنانچہ
خزانچی باطاعت تمام صندوق طلا اور نقرہ خالص سوا مرصع آلات کے جملہ ملاحظہ مین در لایا اور حکم کے
موافق معیار مین لا کر چار سو من طلا اور سات سو من چاندی بوزن دکن قلمبند ہوئے اس درمیان مین بعض امرا اور ارباب
دخل نے عرض کیا کہ بادشاہ دہلی یعنے ملک فیروز شاہ باربک اس مملکت کے انتزاع کی فکر مین ہے اور بادشاہون کو مصالح لشکر
اور حفظ مملکت مین خزانہ کے سوا چارہ نہین ہے صلاح دولت یہین دیکھتے ہین کہ بقدر کفاف مصحوب ملکہ جہان کر کے
باقی کو خزانہ مین داخل فرماوین تو ضرورت کیوقت امور سلطنت مین کام آوے سلطان محمد شاہ نے متفکر ہو کر سکوت اختیار کیا
متعاقب اس حال کے ملک سیف الدین غوری دربار مین حاضر ہوا جب آثار تفکر سلطان کے چہرہ سے مشاہدہ ہوئے اُسکا سبب
استفسار کیا سلطان محمد شاہ نے ارادہ اپنا اور مانع آنا دولتخواہون کا مع وجہ مذکور بیان فرمایا ملک نائب سیف الدین
غوری نے جواب دیا قبلۂ عالم و عالمیان سلامت ارکان دولت نے جو کچھ کہا ہے حق ہے اور بادشاہ جہاندار کو خزائن و اموال
پر ضرور ہے لیکن جو نقود بقصد اسکے کہ راہ خدا مین صرف کیا جائے خزانہ سے برآوردہ کر کے دربار فیض آثار مین
حاضر کیا ہے مناسب نہین دیکھتا کہ فسخ عزیمت کر کے پھر خزانچی کے سپرد فرماوین سلطان محمد شاہ کو یہ کلام طبیعت حق طویت
کے موافق آیا اُسوقت یہ فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی جلشانہ نے میرے باپ کو بے مال و مملکت ایسی بادشاہی کرامت فرمائی
اگر اُسے میری سلطنت نگاہ رکھنی منظور ہوگی بغیر خزانہ نگاہ رکھے گا یہ کہکر صدر الشریف اور دوسرے مردمان معتبر کو بلایا
اور چاندی سونا بے کم و کاست اُنکے حوالہ کیا اور معین خان خواجہ سرا کو مع چند خواجہ سرا دیگر خدمت کیواسطے
تعین کر کے اپنی والدہ کو اُس جماعت کے ہمراہ بندر دابل کیطرف روانہ کیا اور وہ عفیفہ صالحہ جمیع مہمات اپنے صدر الشریف
اور معین خان خواجہ سرا کے تفویض کر کے کشتی محمد شاہی مین کہ اُس جلدی مین مہیا کی تھی سوار ہوئی اور عزیز و اقارب اور
ملوک و خواتین کی عورتون کے سوا آٹھ سو عورت بیوہ اور فقیر فی سبیل اللہ اُسکے ساتھ کشتی مین در آئین اور صدر الشریف ملکہ جہان کے
اشارہ کے موافق غنی اور محتاج کے احوال پر تفقد اور عنایت فرماتا ہوا اور کہتا کہ سفر کے جانے اور آنے مین تمام لوگ جہان
عزیز ملکہ جہان مین کوئی شخص مال خاصہ اپنے سے خرچ نکرے اور جس شخص کو جو شے درکار ہو سرکار سے لیکر صرف کرے اور کچھ طلب
سے نہ اندیشہ کرے کہ یہ مال وقف ہے اور تعلق سلطنت تمھارے رکھتا ہے اور کشتی ملکہ جہان باد مراد کے سبب بے آسیب صدمۂ طوفان
ایک مہینے اور سات روز کے عرصہ مین موسم حج مین بندر جدہ مین پہونچی صغیر و کبیر مرد و عورتین طواف خانۂ خدا سے مشرف
ہوئے اُسکے بعد ملکہ جہان نے اُس ملک کے مستحقون کو انعام و احسان سے مسرور القلب کر کے یوم الحساب کا ذخیرہ کیا
اور بیت محمود حمی سے مدینۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جا کر سید المرسلین کی زیارت مین مشرف یاب ہوئی اور ایک
سال اُس مقام مقدس مین مقام کیا اور چار ہزار سادات کے لڑکون اور لڑکیون کی عروسی اور دامادی کیسے خطیر

اُس کارِ خیر مین صرف کیا جیسا کہ ملا داؤد بیدری نے تحفۃ السلاطین مین لکھا ہی کہ ملکہ جہان اکثر اوقات بقیع کیطرف جا کر زیارت حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا وعلی اولادہا المعصومین کی کر کے بنام جا بیایا در فرزندان جناب عصمت مآب بی بی کی کرتی تھی ایک دن صدر الشریف سے پوچھا کہ قبر سید الشہدا امام حسین علیہ التحیۃ والثناء کہان ہی اُسنے عرض کی زمین کربلاے معلی مین واقع ہی ملکہ جہان نے فرمایا کہ قبر حضرت بی بی کی یہان ہی اور قبر اُسکے فرزند دلبند کی اُس مقام مین کس تقریب سے واقع ہوئی صدر الشریف نے قصۂ ظلم یزید پلید اور شہادت آنحضرت علیہ السلام کی ظاہر کی ملکہ جہان نے نوحہ وزاری بہت کی اور فرمایا کہ بہت چھوٹا لڑکا اور بیٹیون سے ماؤنکو بہت عزیز و مکرم ہوتا ہی اگر مین زیارت اُس جناب سے شرف یاب ہونگی معلوم نہین کہ حضرت بی بی مجھسے راضی اور خوشنود ہون پھر عازم جازم سفر کربلاے معلی ہو کر تہیہ اور سامان اُس سفر مین کوشش کے مقام اس حال کے ایک شب کو حضرت بی بی علیہا السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتی ہین مین تیرے حسن اعتقاد سے راضی ہوئی اور خدا و رسول بھی تجھسے خوش ہین اس مقام سے اپنے مسکن کیطرف مراجعت کر کہ تیرے فرزند تیری ملاقات کے اشتیاق مین ہین ملکہ جہان نے یہ خواب صدر الشریف سے بیان فرمایا اور ایک مردم معتبر کو مع مال و اسباب فراوان بغداد کیطرف روانہ کیا کہ بنام شاہ مردان اور مولاے متقیان علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فرزندان جناب فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کہ اُس حدود مین مدفون ہین طعام دیگر باقی روپیہ سادات اور زوارون اور خادمون پر تقسیم کرے اور خود جدہ کے بندر سے دکن کی طرف روانہ ہوئی جب بندر دابل مین پہونچی سلطان محمد شاہ نے بسبیل استعجال لوازم استقبال مین قیام کیا اور قصبہ کلہر مین بیٹے نے مان کی زیارت کی اور مان فرزند کے دیدار سے مسرور و محظوظ ہوئی اور ایک دوسرے کی سلامتی پر شکر ایزدی بجا لاے اور ایک خلعت اور فرمان مشتمل بر تفویض بادشاہی دکن اور اجازت خطبہ و سکہ کا ایک خلفاے عباسی نے بھیجا تھا سلطان محمد شاہ نے باعزاز تمام پہنکر پھر سر پر رکھا اور لوگون پر اُسنے نوازش بہت فرمائی اور جامۂ کعبہ کہ اُسکی والدۂ ماجدہ برسم تیمن و تبرک لائی تھی وہ مشجر سیاہ کا تھا اُسکا چتر بنایا اور دو مہینے تک قصبۂ کلہر مین جشن بزرگ کیے اُسکے بعد باتفاق ملکہ جہان بلدۂ حسن آباد گلبرگہ کیطرف معاودت کی اور اُس شہر مین بھی لوازم عیش و سرور بجا لایا اور ملکہ جہان اپنے شوہر سلطان علاء الدین حسن کے مرقد کی زیارت کر کے صدقات اور خیرات شوہر کی روح کی ترویح کیواسطے بجا لائی اور پسر ارشد اور اکبر سے رخصت لیکر شوہر کے خطیرہ کے قریب مکان بنایا اور صبح و شام اُسکی قبر پر جاتی تھی اور اُسکی مفارقت مین گریہ وزاری کرتی تھی یہانتک کہ سنہ ۷۶۳ سات سو تریسٹھ ہجری مین مرغ روح اُسکا روضۂ رضوان کیطرف پرواز کر گیا اور شوہر کے پہلو مین مدفون ہوئی اور نقل ہی کہ ملکہ جہان کے صدق اعتقاد کی برکت سے جسقدر آدمی کہ ہمراہ اُسکے کشتی مین سوار ہو کر عرب و زنگ کیطرف روانہ ہوے تھے مرد اور عورت سب حافظ حقیقی کی حفظ و حمایت سے بصحت و سلامتی منزل مقصود مین پہونچے اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوے اور وہان اسکے کیسکو آئین اجل طبعی پہونچے تمام عازم مراجعت ہو کر اولاد بچون کی ضمانت مین بلدۂ حسن آباد گلبرگہ مین پہونچے اور یہ امر عجائب اتفاقات حسنہ سے ہی اور اس ضعیفہ عفیفہ کے سوا دوسرے شخص کو یہ دولت عظمےٰ نہ نصیب ہوئی ہوگی جیسا کہ مذکور ہوا اور ایلچیون نے پیغام سلطان محمد شاہ کا اپنے حاکمون کو لکھا راے تلنگ نے اپنے بڑے بیٹے ناگدیو کو ورنگل سے مع سوار و پیادہ بیشمار کولاس کیطرف روانہ کیا اور راے بیجانگر نے بھی مدد استلنگ کی

پیش نہاد ہمت کرکے بیس ہزار سوار اور پیادے ناگدیو کی مدد کو روانہ کیے اور سلطان محمد شاہ نے بہادر خان ولد اسمعیل فتح کو
سپہ سالار کیا تھا حکم فرمایا کہ اعظم ہمایون اور صفدر خان سیستانی مع لشکر بیدر اور برار جو اُسکے ہمراہ کیا تھا دشمنون کے دفع
مین مشغول ہووین اور کسی حال مین اُسکے کہنے اور فرمانے سے تجاوز اور تخلف جائز نرکھین چنانچہ بہادر خان مع لشکر
مستولت تمام فوج کفار کے مقابل آیا بین الفریقین سخت معرکون کا اتفاق پڑا اور آخر کو سپاہ کفر کا نشان سرنگون ہوا اور
شکست فاحش کھا کر سررشتہ بحال ابتر اوراق گنجفہ کیطرح پریشان ہو کر اپنے ممالک کیطرف بھاگے اور بہادر خان
ورنگل تک تاخت بجا کر وہانکے راے سے ایک لاکھ ہون اور پچیس ہاتھی قوی ہیکل اور بھی تحف وہدایاے نفیسہ
لیکر حسن آباد گلبرگہ کیطرف معاودت کی اور آخر ۷۶۳ سات سو تریسٹھ ہجری مین جسوقت کہ سلطان محمد شاہ بہمنی کرسی پر
بیٹھکر شعر و شور کرتا تھا عرض مین پہونچایا کہ ایک جماعت سوداگرون کی چند گھوڑے لائی ہے سلطان محمد شاہ جو کہ عاشق اور راغب
اسپ شائستہ و رہوار رہتا تھا اور اسپان تازی نژاد سے ایک حظ وافر رکھتا تھا اُسیطرح کرسی پر بیٹھکر اُن سوداگرون کو طلب
کیا اس جماعت سے کہا کہ تمین کوئی گھوڑا لائق سرکار اور قابل سواری ہو خرید ا جاوے جو کہ اُس درمیان مین ایسا گھوڑا
نہ تھا سوداگرانت نے فرمایا جو کہ تمھارے پاس گھوڑے قابل سواری بادشاہون کے نہ تھے ایک ملک سے دوسرے
ملک مین کیون لائے بادشاہ کے ملاحظہ مین گذرنا لائق نہ تھا یہ سنکر اُس جماعت نے زمین خدمت کو لب ادب سے بوسہ دیکر
عرض کیا کہ بندگان بادشاہی کیواسطے ہم گھوڑے خوب لائے تھے ناگ دیو والی ویلم پٹن کہ اپنے باپ کی طرف سے
اُس عہدہ مین اقامت رکھتا ہے خواہ نخواہ وہ گھوڑے چیدہ اور خلاصہ بہاے قلیل ہمسے لیے سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ تمنے
سواے اُسکے اُس سے یہ نہ کہا کہ یہ گھوڑے ہم محمد شاہ بہمنی کیواسطے لیجاینگے انھون نے جواب دیا کہ ہمنے اُسے بہت سمجھایا اور اس
بارہ مین نہایت مبالغہ کیا لیکن اُس بدبخت بدباطن کے دلمین ہمارا قول اثر پذیر نہوا سلطان محمد شاہ جو ناگدیو کی اوضاع
ناملائم سابق سے آزردہ خاطر تھا اس حجت کو کدورت سابقہ کے علاوہ کرکے زیادہ تر آثار غضب کے ظاہر کیے اور عزیمت
اُسکا ستانا کرکے دیو کے اخراج کیواسطے مصمم کی اور اُٹھی کرسی سے برخاست نہ کی تھی کہ دہلیز اور سراپردہ سیاہ باہر بھیجا اور
تختگاہ کو ملک سیف الدین غوری کے سپرد کیا اور شبدیز مشکی پر جو اکثر معرکون مین اپنے حق مین مبارک و مسعود سمجھتا تھا
کرسی سے دوبیب طلب کرکے سوار ہوا اور دس روز شہر کے باہر اور پھر سلطان پور کے متصل قیام کیا اور شیخ محمد سراج جنیدی
سے التماس دعا کی اور گیارھوین دن فیل تختگاہ پر کہ عین مستی مین تھا سوار ہو کر تلنگ کیطرف روانہ ہوا اور جب قلعہ
کلیانی کے اطراف مین پہونچا اثناے سواری مین ایک ندیم گستاخ سے متوجہ ہو کر پوچھا کہ کتنے عرصہ مین ویلم پٹن مین
داخل ہونگا ندیم نے عرض کی اگر حضرت اسیطور سے تشریف لیجاوینگے تو شاید دوسرے سال وہان نزول اجلال
فرماوینگے سلطان محمد شاہ نے یہ جواب سُنتے ہی ہاتھی کو ایستادہ کرکے فوراً چار ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ اپنے لشکر
کے درمیان سے انتخاب کیے اور بہادر خان اعظم ہمایون کو باجماعت جوانان خاصہ ایک کوس اپنے تفاوت سے
پیشتر روانہ کیا اور خود بدولت پاے ظفر رکاب توکل مین ڈالا کارود کو بھی بلدہ احمد آباد بیدر مین چھوڑکر شبدیز مشکی
کو ایسا ناور سرپٹ پھینکا کہ ایک مہینے کا راستہ ہفتہ مین طے کرکے مع ایکہزار سوار ویلم پٹن مین پہونچا اور
ایک جماعت جوانان افغان کو بلباس سوداگران غارت خوردہ پیشتر بھیجا کہ شہر مین جاکر جس نوع و طرح کرین
اور مردم دروازہ کو اپنی باتون مین مشغول کرکے ایک لحظہ نگاہ رکھین جب یہ برسم سوداگران افغان

تیر و کمان و شمشیر باندھکر شہر مین داخل ہوے دروازہ کے محافظ تمام آنیوالے ہجوم لائے اور متفحص اُنکے احوال کے ہوے اُنھون نے جوابدیا کہ ہم لوگ تجارت پیشہ ہین اور اسپ و قماش سے جو کچھ ہمارے پاس تھا اس شہر کے اطراف مین چورون اور رہزنون نے دوچار ہوکر تاراج کیا اور ہمنے سلامتی کو غنیمت جانکر تیز قدمی سے آپکو شہر مین پہونچایا ہے اور اس شہر کے حاکم سے امیدوار ہین کہ ہماری فریاد کو پہونچکر داد مظلومونکی دیوے قصہ کوتاہ یہ تو یہان اس حرف و حکایت و تضرع وزاری مین تھے کہ سلطان محمد شاہ ہزار سوار سے دروازہ پر پہونچا اور غوغا بلند ہوا اور دروازہ کے محافظ سمجھے کہ چور آپہونچے اُنکی مدافعت اور ممانعت کیواسطے اُٹھے کہ دروازہ بند کرکے اس بلاے ناگہانی سے امن پاوین کہ ایکبارگی وہ جماعت مزدور دست بقبضہ ہوکر جنگ مین مشغول ہوئی اور اُنھین دروازہ بند کرنیکی فرصت ندی اس درمیان مین سلطان محمد شاہ بفراغ خاطر شہر مین داخل ہوا اور دربانون اور محافظون کو علف تیغ خون آشام کیا اور بلا توقف قلعۂ ارک کیطرف متوجہ ہوا اور کوچہ و بازار مین جو شخص سامنے نظر پڑا غازیون کی تیغ قہر سے بے سر ہوا اور رقم اُسکی ہستی کی دفتر فنا کے صفحہ سے زائل اور معدوم ہوئی اور ناگدیو کو اصلا اور مطلقاً خیال نہ تھا کہ بادشاہ اسلام اس طور سے تاخت کرکے اس حیلہ اور مکر سے شہر مین داخل ہوکر ایک جماعت قلیل سے مرتکب اس قسم کے امر خطیر کا ہوگا یہ خبر جانسوز سنتے ہی سراسیمہ و متحیر ہوا اُس باغ سے کہ جہان عیش و عشرت مین مشغول تھا آپکو بعد محنت و ہزار خواری قلعۂ ارک مین پہونچایا اور سلطان محمد شاہ اس معنی کو قوت اپنے طالع کی تصور کرکے اُسیوقت اُس قلعہ کے محاصرہ مین کہ توپ و تفنگ بلکہ تمام آلات حربی اور حصارداری سے عاری تھا مشغول ہوا اور جمیع ہنرمندان شہر کو گرفتار کرکے تھوڑے عرصہ مین بہت زینے چوبی اور اسباب قلعہ کشائی کے مہیا کیا اور قریب شام ناگدیو مضطرب ہوکر مثل مار سر کوفتہ پیچتاب کھاکر حرکت مذبوحی کرنے لگا اور جب سمجھا کہ تیر شست جستہ اور کام دست رفتہ سے سعی و کوشش فائدہ نہین بخشتی اور ترس و خوف کفار کے دلون پر غالب کسیطرف سے کمک نہ پہونچی دروازہ عقب قلعہ کو کہ جو پتھر سے چنا تھا کھولا اور ہمراہ ایک جماعت مخصوص کے راہ فرار ناپی سلطان محمد شاہ نے اس حال سے واقف ہوکر تعاقب کیا ابھی شہر سے باہر نہ گیا تھا کہ دستگیر کرکے قلعہ ارک مین لائے اور خزینے اور دفینے پر ناگدیو کی ہدایت سے کہ طلسم گنج تھا متصرف ہوا دوسرے دن ناگدیو کو اپنے روبرو بلاکر پوچھا کہ تونے گھوڑے اُن سوداگرون کے جو میرے واسطے لائے تھے کسواسطے آپنے لیے اور کیون مرتکب ایسی جرأت ناملائم اور جسارت نامناسب کا ہوا ناگدیو نے جو دہشت و خوف اُسکے دل پر غالب ہوا تھا سررشتہ صلاح کا ہاتھ سے دیکر از روے غرور اور جہالت جواب ناصواب دیا اور سلطان محمد شاہ کے انتقام سے گذر کر عفو کا راغب تھا اُسکی گفتار ناہموار سے آتش غضب اُسکے دلمین افروختہ ہوئی فرمایا کہ انبار ہیزم جو قلعہ کے مقابل بلند تھا اسمین آگ روشن کرین اور ناگدیو کی زبان بر آوردہ کرکے منجنیق مین بٹھاکر اُس آگ مین ڈالین اس سیاست کے وقوع کے بعد کہ لائق حال کفار بیدین تھی اُس شہر مین پندرہ روز تک مجلس عشرت آراستہ کرکے تجرع اقداح نشاط مین اشتغال کیا اور لشکر عقب ماندہ سے جو شخص پہونچتا تھا اُسے شہر کے باہر جگہ دیکر شہر مین داخل نکرتا تھا اور ساکنان اُس شہر تاجر اور غیر تاجر سے بہ نرمی اور سختی مال اور جواہر فراوان لیا اسواسطے کہ جانتا تھا کہ ضبط اس ولایت کا نہو سکیگا مظفر و منصور اپنے دار الملک کیطرف متوجہ ہوا اور تلنگیون نے جب اس قضیہ سے کہ ہرگز اُنکے خیال مین نہ تھا آگاہ ہوے مور و ملخ کے مانند ہجوم لاکر سلطان محمد شاہ کے لشکر کو پس و پیش سے گھیرا اور سلطان نے

مطلق ہراس کو اپنے دل مین راہ نہ دی اور حکم دیا کہ کوئی شخص زر و جواہر کے سوا کچھ نہ اٹھاوے تمام سیاہ خیمہ اور اسباب چھوڑ کر بارکشون کو کہ قسم خچر اور گاؤ سے جو گھوڑون کا ساتھ نہین دے سکتے صحرا مین چھوڑ دین اور گھوڑا اور کچھ لیکر آہستہ آہستہ صبح سے سہ پہر تک قطع مسافت کرین اور جس قریہ مین پہونچین غلہ اور چارہ بقدر کفایت اسدن کے اٹھا کر صرف کرین و راتون کو جنگل مین فروکش ہوکر زین گھوڑون کی پیٹھ سے جدا نکرین اور ہر شب ایک جماعت اپنے اپنے وقت معین پر ہوشیاری اور بیداری مین قیام کرین لیکن باوصف اس انتظام کے باشندگان تلنگ جس مقام مین میدان پاتے تھے دن کو خواہ رات کو درختون اور ٹیلون کی آڑ پکڑ کے تیر و تفنگ سے مسلمانون کو ضائع کرتے تھے جیسا کہ چار ہزار سوارین سے ایکہزار اور پانسو سوار نے اپنے مکانون کیطرف مراجعت کی اور اثنائے راہ مین چند مرتبہ مسلمانون اور کافرون کے درمیان مین معرکہ عظیم واقع ہوئے تائید ربانی سے ہر بار فتح و نصرت غازیان اسلام کو نصیب ہوئی اور بدنظر دفع ہونیکے واسطے ایک معرکہ مین گولی بندوق کا اوچھا زخم سلطان محمد شاہ کے بازو پر آیا آخر الامر بسبب غلبہ ضعف و کسل سرعت طی منازل اور قطع مراحل کے خانہ زین سے جدا ہوکر سنگاسن اور پالکی مین سوار ہوا اور نہایت شوکت و شان اور تمکین و وقار سے بلاد تلنگ کی مسافت طی کرکے اپنے مملکت کی سرحد پر داخل ہوا اور ماندگی اور کثرت ماندگی کے سبب کولاس مین چند روز استراحت فرمائی ملک سیف الدین غوری نے اہل تلنگ کی جبہ ہجوم سنکر چند نفر امرا کو بطریق تعجیل استعجال روانہ کیا تھا وہ بھی کولاس مین پابوسی کی شرف سے معزز ہوئے اور قربان واجب الاذعان کے موافق بہت ممالک تلنگ کو تاخت و تاراج و خاک سیاہ کیا پھر اس شاہ قضا قدرت سپہر منزلت کے ہمراہ رکاب ظفر انتساب مین تختگاہ حسن آباد گلبرگہ کیطرف معاودت کی اور سنہ سات سو چونسٹھ ہجری مین راے تلنگ کہ شکست سابق اور قتل ہونے ناگدیو و فرزند اور ولایت کے خراب ہونے سے نہایت محزون اور ملول تھا عرائض متواتر شاہ دہلی یعنے ملک فیروز شاہ باربک کی بارگاہ مین ارسال کین سلطان محمد شاہ کے مخبرون نے باین عبارت کیفیت لکھ بھیجی کہ ان دنون مین عرضیان راے ورنگل کی درگاہ عرش اشتباہ مین پہونچین کہ بندہ جادہ اطاعت اور فرمانبرداری پر ثابت قدم اور راسخ دم ہے اگر فرمان قضا جریان امراے مالوہ اور گجرات کے نام نافذ ہووے تو ملک دکن کی استرداد کے واسطے متوجہ ہووین یہ کمترین بھی راے بیجانگر کے ہمراہ بشکل خدمت اور جانسپاری کا کمر جان پر باندھکر بندگان سکندر شان کی بندگی اور دولتخواہی مین قصور نکریگا اور عرصہ قلیل مین اس خطہ کو مخالفان دولت کی تصرف سے برآوردہ کرکے مع تحف و ہدایا و پیشکش چندین سالہ پابوسی مین مشرف ہوگا اور چونکہ مشہور ہوا تھا کہ بادشاہان دہلی کو سفر دکن اور سرکشی اسطرف کی بادشاہی سے مبارک اور مسعود نہین ہے اس سبب سے ملک فیروز شاہ باربک جواب عرائض پر متوجہ ہوا اور تغافل اور تساہل کو جائز رکھا اور سلطان محمد شاہ پھر ملک تلنگ کی تسخیر پر آمادہ اور مستعد ہوا اور اپنے چچیرے بھائی خان محمد کے نام فرمان صادر فرمایا کہ دولت آباد کا لشکر فراہم کرکے بالاگھاٹ مین دولت آباد کے کنارے حوض قتلغخان کے متصل مقیم ہوکر ان سرحدون کی محافظت مین ہمہ تن مصروف رہین اور فرمان طلب صفدر خان سیستانی اور اعظم ہمایون کے نام بھیجا جب یہ دونون افسر سپاہ مسلح اور مستعد لیکر حسن آباد گلبرگہ مین حاضر ہوئے اور لشکر کا جائزہ دیا سلطان محمد شاہ نے بدستور قدیم تختگاہ کو مع قدیم مضافات ملک نائب سیف الدین غوری کے سپرد فرمایا اور آیات کشورستانی مرتفع کرکے کوچ متواترہ سے کولاس مین پہونچا اعظم ہمایون کو مع لشکر احمد آباد بیدر اور ماہور

اور اس حدود سے گلکنڈہ کیطرف روانہ کیا اور صفدر خان سیستانی کو مع امراے برار و ورنگل پر مقرر کیا خود باتفاق بہادر خان
کمال وقار اور آہستگی کیساتھ پیچھے سے متوجہ ہوا اور جو کہ انھین دنون مین راے بیجانگر نے بھی اجل طبعی سے رحلت
کی تھی اور اسکا بھتیجا بجاے اسکے راج پر قائم مقام ہوا تھا اس سبب سے راے تلنگ اسطرف کی کمک سے مایوس ہوا اور
کسیوجہ سے مقابلہ سپاہ اسلام سے اختیار نہ کیا اور بے اختیار جنگل اور پہاڑ کیطرف بھاگا اور بہت اپنے مقربین
اور معتمدین سے بہادر خان کے پاس بھیجے کہ سعی اور سفارش کرکے قواعد صلح درمیان مین لادے سلطان محمد شاہ
نے ابتدا مین مصالحہ سے انکار کیا کسیوجہ سے بہ عرض قبول نفرمائی اور راے تلنگ نے جب مسلمانون کا غلبہ حد سے
زیادہ دیکھا اسکے سوا کچھ تدبیر بن نہ آئی کہ اپنے چھوٹے بیٹے کو بھی مع ایک امراے معتبر دوبارہ اردوے سلطان مین
بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ کمترین نے اپنے تئین بادشاہ اسلام کے بندون کی سلک مین منتظم اور منسلک کیا ہے حضرت کے
ارشاد سے کبھی تجاوز نکریگا امیدوار ہون کہ گناہ سابق کو کہ راے بیجانگر کے اغوا سے وقوع مین آیا معاف فرماوین اور
اس خاکسار کو بندگان درگاہ سے شمار کرین بہادر خان کے سوا اور بھی امرا نے جب قبول صلح اور عفو جرائم کے بارہ مین
حد سے زیادہ مبالغہ کیا سلطان محمد شاہ نے بہادر خان کو مختار کرکے فرمایا کہ حسب طور صلاح دولت دیکھے عمل مین لاوے
غرض بعد گفتگوے دراز اس شرط پر صلح قبول کی کہ تین سو زنجیر فیل اور تیرہ لاکھ ہون اور دو سو گھوڑے درگاہ مین داخل کرکے
شہر گلکنڈہ کو بھی مع مضافات اسکے ملازمان بادشاہی کے پیشکش کرے اسواسطے کہ دو برس کے قریب لشکر سلطان محمد شاہ نے
ممالک تلنگ پر تاخت و تاراج مین مشغول ہونے سے خرابی بہت اٹھائی ہے راے تلنگ نے اطاعت کے سوا چارہ ندیکھا
یہ امر تقرر پایا کہ سلطان محمد شاہ گلکنڈہ کے اطراف سے کوچ فرماکر عازم مراجعت ہوا اور بہادر خان کو اس مین توقف
کرکے جو کچھ والی تلنگ نے اقرار کیا ہے وصول کرے بعد سلطان محمد شاہ نے گلکنڈہ کو بھی اعظم ہمایون کے تفویض فرماکر رایات
ظفر آیات معاودت کیواسطے بلند کیے اور اسکے بعد احمد آباد بیدر مین نزول کرکے تین مہینے وہان توقف فرمایا اور جمیع امرا
اور سپاہ کو رخصت عطا کرکے ارشاد کیا کہ اپنی جاگیرون مین جاکر استراحت کرین اور جب ایلچی تلنگ کے مع اشیاے
معہودہ کو لاس مین آئے بہادر خان انھین ہمراہ لیکر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایلچیان خراج مقررہ تمام
وکمال بہادر خان کی معرفت آنحضرت کے ملاحظہ مین درلائے اور خلعتہاے فاخرہ اور اسپان تازی نشاد اور انعام
وافر سے سرفراز ہوے اور بعد دو تین دن کے بذریعہ بہادر خان عرض کی کہ اگر قبلہ عالم از روے تودد و التفات ایک
فرمان عنایت فرماکر سرحدین تعین فرمادین کہ اولاد و احفاد بھی آپکی اسطرف کے راجاؤن کو اپنا تصور کرکے نظر رحم
مبذول اور ملحوظ رکھین ہم اس عطیہ کے مقابل مین ایک تحفہ کہ لائق مجلس سلاطین کامگار کے ہو سلطان کی نظر اقدس
مین گذرانینگے بہادر خان نے یہ التماس سمع مبارک مین پہونچائی اور جب اشتیاق اس تحفہ کی دید کا غالب آیا ایلچیونکو
حکم کے موافق دربار عالی مین حاضر کرکے دوبارہ بادشاہ کے حضور اُنسے عہد و پیمان تازہ لیا اور سلطان محمد شاہ نے
جب اضطرار انکا حد سے زیادہ دیکھا اپنے دست حق پرست سے اس مضمون کا فرمان مرقوم فرمایا کہ گلکنڈہ مابین سرحد
ہماری اور آنکی ہے جبتک اہل تلنگ سے عہد شکنی واقع نہووے اولاد و احفاد ہمارے راے تلنگ اور
انکے وارثون کو اپنے دولتخواہون سے تصور کرکے کسی وجہ انکے احوال سے مزاحم اور متعرض نہووین اور اس فرمان کے
ناصیہ کو اپنی مہر خاص اور قاضیون اور امیرون اور اعیان دولت کے مواہیر اور گواہی سے مزین اور موشح کرکے انکے سپرد کیا اور

ایلچیون نے مسرور ہوکر ایک تخت مرصع کہ راے تلنگ نے سلطان محمد تغلق شاہ کیواسطے تیار کرکے اپنی سرکار مین رکھ چھوڑا تھا حاضر کیا سلطان محمد شاہ اُسکے مشاہدہ سے نہایت شگفتہ خاطر ہوا اور ایلچیون کو باعزاز واکرام موفورہ رخصت معاودت کی ارزانی اور خود بدولت واقبال بھی بتعجیل تمام دار السلطنت حسن آباد گلبرگہ کیطرف متوجہ ہوے اور روز نوروز کو اُس شہر مین داخل ہوکر اُس تخت کا نام فیروزہ رکھا اور ساعت تحویل مین اُسپہ جلوس فرمایا اور بہادرون اور غازیون کو کہ اُس یورش مین بکرر بہادری کے آثار ظہور مین پہونچائے تھے انواع لطف اور مرحمت سے سرفرازی بخشی نظم براورنگ فیروز بنشست شاہ بمجلس طرب رازمی داد داد بنشستند گردان بگرد سریر بشادی بزرگان روشن ضمیر اور تخت پدر کو کہ سجدہ اور تعظیم اُسکی سے دلگیر تھا تبرک سمجھکر خزانہ مین رکھا اور ایک جماعت کہن سال نے کہ سلطان محمود شاہ بہمنی کے عہد مین تخت فیروزہ دیکھا تھا انکی زبانی مین نے یون سُنا ہے کہ وہ تخت تین گز طول اور ڈھائی گز عرض رکھتا تھا اور چوب آبنوس سے تیار کرکے اُسکے اوپر سونے کے تیر مرصع بجواہر قیمتی اس صنعت سے نصب کیے تھے کہ نقل وتحویل کیوقت تختہ ہاے مرصع کو آپس سے جدا کرکے لپیٹتے تھے اور صندوقون مین رکھتے تھے اور ہر ایک سلاطین بہمنیہ جو مالک تخت کا ہوتا تھا سلطان محمد شاہ کی سنت سنیہ پر عمل کرکے بمثل درفش کاویانی جواہر ومروارید قیمتی اُسپر افزون کرتا تھا چنانچہ سلطان محمود شاہ کے عہد مین چاہتے تھے کہ اُسمین سے بعض جواہر نفیسہ برآوردہ کرکے بساط مرصع کو ابھراجی اور بساط آراستہ کرین جوہریون اور بصرون نے ایک کروڑ ہون کہ مراد سو لاکھ ہون سے ہے تخت فیروزہ کی قیمت کی القصہ حکایت اُس تخت کی جواہر برآوردہ کرنے کی اور مبارک نہ آنا اس کام کا عنقریب مقام مناسب مین تحریر ہوگا اور ملا اسمعیل نوتیہ سے جو محافظت اُس تخت کی اُس دودمان کے آبا و اجداد سے اُس سے رجوع تھی مین نے وجہ تسمیہ تخت فیروزہ کی استفسار کی اُسنے جواب دیا کہ ابتدا مین جو پوشش اُسکی مینا ے فیروزہ رنگ سے تھی سلطان محمد شاہ بہمنی نے اُسکا تخت فیروزہ نام رکھا لیکن آخر مین مینا اُسکا زر وجواہر اور مروارید کے نیچے ایسا پوشیدہ ہوا کہ رنگ اصلی اُسکا ہرگز محسوس نہوتا تھا اور سلطان محمد شاہ بہمنی نے جس سال کہ تخت فیروزہ کو اپنے فیض قدوم سے رشک سپہر فیروزہ رنگ فرمایا چالیس دن وقت عیش وطرب کو درازی دیکر ایک مجلس بہار کی آراستہ کی اور قلم تکلف شرعی اور عرفی کو درمیان سے اُٹھاکر حکم کیا کہ اندنون مین تمام عوام الناس نفس امارہ کی ہوا وہوس کی راہ جاری کرین اور جمیع امرا و اعیان درگاہ الناس علی دین ملوکہم پر عمل کرکے اپنے مکانون مین عیش وعشرت کے لوازم مین مشغول ہوے اس درمیان مین ایک جماعت اُستادان موسیقی دان سے کہ عمل وصوت امیر خسرو اور امیر حسن دہلوی سے خوب ماہر تھے مع تین سو قوال دہلی کیطرف سے حسن آباد گلبرگہ مین آئے اور سلطان محمد شاہ نے اُنکا موجود ہونا ایسے وقت مین کہ ہنگام نشاط ونوشش تھا غنیمت جانکر اُنکی عزت مین کوشش کی اور روز آخر جشن مین ایک مجلس مختصر ترتیب دیکر ملک نائب سیف الدین محمد غوری اور صدر الشریف کو اجازت دی کہ پاے تخت مین بیٹھین اور بہادر خان ولد اسمعیل فتح کو خطاب امیر الامرائی دیکر پایہ اُسکی قدر ومنزلت کا فرقدان سے گذرانا اور اُسکے بیٹے شاہزادہ مجاہد شاہ کیواسطے خواستگاری کرکے اُسکی دختر عقد باندھکر آئین شاہان کا مکار اُسکے سپرد کی جیسا کہ ملا داؤد بیدری کی کتاب تحفۃ السلاطین مین لکھا ہے کہ اندنون مین بارہ برس کا تھا اور مہرداری کی خدمت مین سرفراز تھا مجھے خوب یاد ہے کہ جسوقت سلطان محمد شاہ

اپنے عکس رخسار سے بادۂ بہار مجلس کو ارغوان کرتا تھا ایک جماعت قوالون سے دو بیتین امیر خسرو کی کہ مشتمل بادشاہون
کی مدح اور حسن خداداد کی تعریف مین تھین بنغمۂ روح افزا اور حسن صوت سے گاتے تھے سلطان نے خوشوقت ہوکر
ملک سیف الدین غوری سے فرمایا کہ یہ پانچ سو قوال کا جو دہلی سے آئے ہین رائے بیجانگر کے خزانہ پر لکھو ملک
نائب سیف الدین غوری نے اگرچہ اس حکم کو گمان شراب کے نشا پر کیا لیکن باقتضاے مجلس زمین خدمت کو بلب ادب
سے بوسہ دیکر یہ امر قبول کیا اور سلطان محمد شاہ نے مافی الضمیر ملک نائب کا سمجھکر اُسکو کچھ نہ فرمایا دوسرے دن حالت
ہوشیاری مین ملک نائب سیف الدین غوری سے پوچھا کہ وظیفہ قوالون کا حصہ رائے بیجانگر کے خزانہ پر لکھا گیا
ملک نائب سیف الدین غوری نے جواب دیا اب تحریر ہوگا سلطان محمد شاہ نے کہا اسوقت چرخ نے سروری
میری تسلیم کی اور زمانہ نے میری بندگی کا اقرار کیا حاشا کہ میری زبان پر کلمہ لغو اور زائد جاری ہوے اور میرا حکم
قوالون کے وظیفہ کے بارہ مین نشا روے مستی اور بیخبری کے تھا مین اس مقدمہ مین عازم اور جازم ہون خلاف سنت
مین زر سند وظیفہ قوالون کے یومیہ کی لکھ اور فقط اپنی مہر پر اکتفا کرکے راے بیجانگر کے پاس بھیج کہ بے تامل زر تعلق وجہ برات
وظیفہ موسول رکھ۔ ملک نائب سیف الدین غوری کہ عزیمت سلطان محمد شاہ کے مثل ان امور کے وجہی جانتا تھا سند
وہانید زر خزانہ لکھکر بیجانگر مین روانہ کی رائے بیجانگر کہ بہت مغرور اور شجاع تھا اس رعونا شارہ سے نہایت آزردہ ہوا
اور حامل سند کو گدھے پر سوار کرکے تمام شہر بیجانگر مین تشہیر کرکے نکالدیا اور بےتامل احضار لشکر کا حکم دیکر بقصد تسخیر ممالک شاہان
بہمنیہ تیس ہزار سوار اور نو لاکھ پیادہ اور تین ہزار فیل کوہ تمثیل لیکر نہایت عظمت استقلال و غایت تکبر و تجبر سے
سرحد دکن کیطرف متوجہ ہوا اور قلعہ ادونی کے ظاہر مین لشکر گاہ کرکے آدمیون کو ولایت مسلمانون کی تاخت و تاراج
سے باز رکھا اور سلطان محمد شاہ نے جب اس قضیہ پر اطلاع پائی اس سبب سے کہ لشکر بیدر اور برار دو برس کی محنت
سفر کھینچے ہوے تھا اور ابھی تک استراحت کی صورت نہ دیکھی تھی دونون لشکر اپنے محال مین چھوڑکر خان محمد کو مع لشکر
دولت آباد طلب فرمایا اور خمس غنائم ولیم پین کو شاہزادہ مجاہد شاہ کے ہمراہ شیخ محمد سراج کے پاس بھیجا کہ سادات شیخ سراج
اور مستحقین پر تقسیم فرماوے اور غزائے کفار کی اجازت حاصل کرکے التماس دعاے خیر کرے اس صورت مین شیخ
محمد سراج نے مستحقین اُس دیار کو عطایاے شاہی سے خوشدل کرکے جمعہ کے دن باتفاق مشائخ و علما حسن آباد گلبرگہ
کی مسجد مین گیا اور بحضور قلب نماز ادا کی اور عساکر اسلام کی فتح و نصرت اور بادشاہ عالی مقام کی سلامتی کیواسطے
فاتحہ پڑھا اور سلطان محمد شاہ نے ساعت نیک اختیار کرکے خیمہ اور بارگاہ باہر بھیجی اور راے بیجانگر اس سبب سے
کہ موسم برسات تھا اور آب کشنہ طغیانی پر تھا نہایت اطمینان سے حصار مدکل کے قریب آنکر لوازم قلعہ گیری
مین اسقدر سعی اور کوشش کی کہ طاقت بشری مین نسماوے بجالایا اور مردم اندرونی نے کہ آٹھ سو مسلمان
جنگی اور بہادر رکھتے قلعہ کی حفاظت مین مساعی جمیلہ مبذول رکھکر شرائط و تنخواہی مین کسیطرح سے کمی نہ کی لیکن قلعہ کا
داروغہ کہ ملک سیف الدین غوری کے عزیزون مین سے تھا اُسنے اہل قلعہ سے بعضے معاملات مین سختگیری کی اور وہ نفاق
اور خلاف کے منجر ہوے مردم معتبر درونی مراسم حراست اور ہوشیاری سے باز رہے اور قلعہ کو راے بیجانگر نے
مفتوح کیا اور کفار شدید العداوت نے دست شمشیر خم ہو کر مسلمانون کو مع زن و فرزند بعقوبت و رسوائی
تمام ہلاک کیا لیکن ایک مسلمان کہ ایک گوشہ مین پوشیدہ ہوا تھا اور رات کیوقت تغیر لباس کرکے

گنج اختفا سے باہر آیا اور بہمراہی پیادہ ہاے کفار قلعہ سے برآمد ہو کر جلد آب کشنہ سے عبور کیا اور جلاد اجل کی رہبری اور ہدایت سے بہ تعجیل تمام آپکو تختگاہ حسن آباد گلبرگہ مین پہونچایا اور سلطان محمد شاہ کی خدمت مین عرض گذار ہوا کہ راے بیجانگر خیل و حشم کے نفاق کے سبب قلعہ مدکل پر غالب ہوا اور میری کشتی حیات کے سوا کسی کی زندگانی کی ناؤ ساحل سلامتی پر نہ پہونچی سلطان محمد شاہ کہ بادشاہ صاحب ناموس تھا یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی مثل دریا کے تھا رسینہ اسکا جوش و خروش مین آیا دم نہ مارا اور اسیوقت اُس بیچارے کے قتل کیواسطے کہ بقدم سعی دریاے پار آیا تھا اشارہ فرمایا اور کہا کہ ایسے شخص کو کہ اسقدر آدمیون کی موت دیکھی ہو اُسکی صورت دیکھنی روا نہین

بیت آنقدر قدرت قضا بیان ٭ وان ملک سیرت ملوک آثار ٭

جسدم کہ خبر موحش مسلمانون کی شہادت کی سنی جیسا کہ داب اسکا تھا انتظار وصول لشکر نہ کھینچکر ماہ جمادی الاولی سنہ سات سو سرسٹھ ہجری مین رکاب شبدیز انتقام کو تند و صرصر دولت پائدار سے گرد بار کیا اور قسم کھائی کہ آٹھ سو مسلمانون کے عوض جب تک لاکھ ہندو کو تیغ انتقام سے قتل نکرونگا شمشیر جہاد میان مین نکرے اور قتل سے نہ کھینچونگا جب دریاے کشنہ کے ساحل پر پہونچا فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جسنے مجھے پیدا کرکے مرتبہ شاہی پر سرفراز کیا اس دریاچہ ہراس آگین کی بدخوئی اور مخالفان بیدین کے وسوسہ شوکت اور جنگجوئی سے نہین ڈرتا اس سپاہ ظفر پناہ کے ساتھ بلا توقف اس دریا سے عبور کرکے بتوفیق ملک ظفر بخش ذی غلبہ راے بیجانگر کے قلب لشکر پر تاخت لاؤنگا اور اُسکے سلک جمعیت کو بنات النعش کیطرح متفرق اور پریشان کرکے ارواح شہداے مدکل کو شاد کرونگا پھر شاہزادہ مجاہد شاہ کو ولیعہد کیا اور ملک نائب سیف الدین غوری کو ملک و مال کا صاحب اختیار کرکے بیس زنجیر فیل مست کے سوا سب فیلان کو و نیز مجاہد شاہ کو دیگر لوازم وصیت بجالایا اور حسن آباد گلبرگہ کیطرف روانہ کیا اور خود بسعادت و اقبال تین دن مین اُس بحر زخار سے عبور فرمایا باتفاق جمیع مورخان نو ہزار سوار کا جائزہ لیا اور بیجانگر کا راجہ باوجودیکہ تیس ہزار سوار اور نو لاکھ پیادے ہمراہ رکھتا تھا سلطان محمد شاہ بہمنی نے جب دریاے زخار سے عبور کیا سراسیمہ اور حیران ہو کر ایک رات کو کہ آندھی اور مینہ اٹھی رخت اور اسباب و اموال اور اثقال و فیل اور خزانہ بیجانگر کیطرف روانہ کیا اور خود جریدہ اس نیت سے رہا کہ جب شب پردہ ظلمانی روے آفاق سے اٹھاوے اور آفتاب دریچہ مغرب سے برآمد ہو کر زمانہ کو روشن کرے جنگ اور عدم جنگ مین جو کچھ سب کی صلاح ہو سو تمام اُسکے عمل کرے قضارا مردم اردو بازار کے اور ہاتھی اور تمام مرکوب اور بارکش نے کیچڑ اور باران کی کثرت سے اُس رات کو دو کوس بھی مسافت نہ قطع کی چلنے سے عاجز آئے اور جس مقام مین پہونچے توقف کرکے تن برضا بقضا دیا لیکن اسی رات کو خبر کوچ کفار سلطان محمد شاہ کے اردو مین منتشر ہوئی بادشاہ اردو بازار اور خیمہ اور خرگاہ اپنے مقام مین چھوڑ کر مع اسپ و فیل لشکر بیجانگر کیطرف متوجہ ہوا اور صبح کیوقت اُنکے لشکرگاہ کے اطراف مین پہونچا راے شقاوت اثر اور جمیع مردم دیگر نے اپنی سلامتی فرار پر منحصر جانی اموال و اسباب و اقبال سے قطع نظر کرکے قلعہ ادونی کا راستہ لیا اور سلطان محمد شاہ اُس مقام مین کہ جہان اردوے کفار تھا تاخت لاکر دانہ شوکت اُس خاندان قدیم کو بے زحمت و مشقت اپنے تصرف مین لایا اور قتل عام کفار اردو کا حکم صادر فرمایا غرض کہ عورت اور مرد اور جوان اور بوڑھے اور غلام اور آزاد سے ستر ہزار آدمی قتل ہوے اور تحفۃ السلاطین کی

روایت سے دو ہزار ہاتھی اور تین سو ارابہ توپ اور ضرب زن کی اور سات سو گھوڑے عربی اور ایک عدد سنگاسن مرصع سرکار
بادشاہی میں داخل ہوا باقی غنائم پر امرا اور سپاہی متصرف ہوئے سلطان محمد شاہ نے اس فتح کو مقدمہ دوسرے فتوحات
کا سمجھکر موسم برسات کا قلعہ مدکل میں بسر کیا اور اُسکے بعد کہ خان محمد مع لشکر دولت آباد بادشاہ کے لشکر میں شریک ہوا
اور جمعیت عظیم بہم پہونچی کوچ کر کے بقصد قتل کفار قلعہ اودنی کیطرف روانہ ہوا اور رائے بیجانگر کہ آب تمہندرہ
سے عبور کر کے ظاہر قلعہ اودنی میں اقامت رکھتا تھا اپنے بھانجے کو اُسکی حکومت دیکر ولایت کے درمیان در آیا اور
لشکر اطراف و جوانب کو فراہم کر کے خزانہ اور ہاتھی اور تمام سامان بادشاہی بیجانگر سے طلب کیا اور سلطان محمد شاہ
خان محمد کی صلاح پر عمل کر کے تسخیر قلعہ کا عازم نہوا اور فرمان مطالعہ تمام قلعون اور ممالک محروسہ میں ارسال کر کے
توپ اور گردہ بہت طلب کیے اور کارخانہ آتشبازی کا کہ بیشتر دکن کے درمیان میں شایع نہ تھا سرداری اُسکی
مقرب خان ولد صفدر خان سیستانی کیطرف کہ امرائے معتمد سے تھا رجوع فرمائی اور تمام رومی اور فرنگی کہ ملازم
اُس لشکر منصورہ کے تھے مقرب خان کے تابع ہوئے اور توپخانۂ عظیم آراستہ ہوا اور اس سبب سے
کہ آدمی وہان کے مشہور تھے کہ راتون کو چورون کی طرح دائرہ پر تاخت کر کے گھوڑے اور آدمی بہت ضائع
کرتے تھے اسواسطے مقرر ہوا کہ جمیع فیلان بیجانگر کو حسن آباد گلبرگہ میں لیجاوین اور امرا اور سپاہ اشیائے ضروری
فقط ہمراہ رکھیں اور باقی کو پھیر دین اور طناب در طناب کھینچین اور لشکر کے دور میں ارابے توپخانہ زنجیر سے باندھکر
لوازم ہوشیاری اور بیداری میں کوشش کرین اُسکے بعد بادشاہ نے اس آئین اور ترتیب سے حوالی قلعہ اودنی سے
کوچ کر کے نہر تمہندرہ سے عبور کیا اور ولایت بیجانگر میں داخل ہوا سلطان محمد شاہ وہ سلاطین ہے کہ بنفس نفیس
بقصد غزا ولایت بیجانگر پر فوج کشی کر کے مظفر و منصور مراجعت کی اور جب بعزیمت ثابت و راسخ ارادے
کشن رائے کیطرف متوجہ ہو کر رایات اسلام اُس مملکت میں جلوہ گر ہوئے کشن رائے نے اپنے بزرگان درگاہ کو جمع
لا کر مسلمانون کی صف آرائی کیواسطے لوازم مشورت پیش پہونچائے آخرش بات اسپر قرار پائی کہ بھوج مل رائے
کہ سپہ سالار کفار تھا اپنی مان کیطرف سے رائے سے قرابت رکھتا تھا چند ہاتھی اور شایستہ لشکر لیکر افواج شاہی سے مقابل
ہو کر جنگ میں آمادہ ہووے اور رائے بھوج مل نہایت غرور سے اُس خدمت کا متعہد ہو کر رائے سے بولا کہ اگر تیرا
حکم ہو میں مسلمانون کے بادشاہ کو زندہ خدمت میں حاضر کرون یا اُسکا سر شمشیر کین سے جدا کر کے تیرے ملاحظہ
سے گذرانون کشن رائے نے جواب دیا کہ دشمن کی زندگی کسی حال میں مطلوب نہیں ہے اُسکا مرنا ہی کیف ما اتفق بہتر و انسب
ہے پھر بھوج مل رائے خیل و حشم کی دلجوئی اور تسلی کر کے چالیس ہزار سوار اور پانچ لاکھ پیادے سے بادشاہ کے
مقابلہ کو روانہ ہوا اور حکم کیا کہ ہر روز امرا اپنی مجلسون میں حاضر کرین کہ علمائے براہمہ اپنی کتب دینیہ پڑھکر
مسلمانون کے قتل اور دفع کرنیکے ثواب سے خلائق کی خاطر نشان کرین اور جنگ پر اُس جماعت کی ترغیب و تحریص
کر کے اُنکے اعمال قسم ذبح مادہ گاو اور ہتک حرمت اصنام اور قتل کفار اور بت شکنی بمالیتعد من ہذا القبیل بیان کرین
اور جب اس طریق سے طی مسافت کر کے مین الفریقین بارہ کوس کا فاصلہ رہا سلطان محمد شاہ نے خان محمد اور سرنوبتیون کو
حکم فرمایا کہ نشان لشکر شمار کرین القصہ پندرہ ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادہ زیر قلم آئے از آنجملہ دس ہزار سوار اور بیس ہزار
پیادہ اور تمام کارخانہ آتشبازی کا خان محمد کے ہمراہ کر کے پیشتر روانہ کیا اور چوتھی تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ مذکورہ کو نورد

و آتش بازی

[illegible]

ظلمت کا آپسمین سامنا ہوا اور صبح سے سہ پہر تک مانند تلاطم امواج پر جوش و خروش آپسمین مشغول جنگ رہے اور طرفین کے آدمی بہت مقتول ہوئے موسی خان اور عیسی خان افغان کہ میمنہ و میسرہ خان محمد کی آنسے قوی نسبت تھی زخم تفنگ سے شربت شہادت کا چکھکر روضہ رضوان مین داخل ہوئے اور ان دونون سردار کی سپاہ متفرق ہونے سے قریب تھا کہ چشم زخم افواج قاہرہ اسلام کو پہونچے کہ ناگاہ سلطان محمد شاہ تین ہزار سوار مکمل سے ایک فرسنگ سے جنگ گاہ پر تاخت لایا اور خان محمد بادشاہ کے پہونچنے سے مطمئن اور قوی دل ہوا اور لشکر پراگندہ بھی اطراف و جوانب سے سمٹ آیا اور مقرب خان نے توپخانے کو آگے بڑھا کر لوازم آتشبازی مین کوتاہی نہ کی سوار اور پیادگان کفار کو ضرب توپ و بندوق سے مضطرب اور سراسیمہ کیا اور خان محمد کو پیغام کہلا بھیجا کہ افواج کفار کے پریشان خاطر ہونے سے تزلزل انکے احوال مین راہ پائی ہے اگر حکم ہووے اسلئے انکا لکر مع بہادران جوانان خاصہ انپر حملہ آور ہون اور خان محمد نے ایک جماعت امرائے مقرب خان کی مدد کیواسطے بھیجکر اشارہ کیا کہ جنگ مین مشغول ہووے اور خود بھی پیچھے سے روانہ ہوا اور برق کی طرح ایسا تند گیا کہ کفار کو فرصت استعمال آلات آتشبازی کی نرہی شمشیر و خنجر لیکے مقابل آئے بیت جکا جاک خنجر ز میدان کین ؛ بہ ہفتم فلک شد ز روے زمین ؛ اس درمیان مین فیل خان محمد کا کہ شیر شکار نام رکھتا تھا فیلبانون کے حکم سے سرکشی کرکے بھوج مل رائے کی فوج پر گیا مگر اپنے مقام پر آسکے ایستادہ ہونے سے تفرقہ نے راہ نپائی تھی حملہ آور ہوا اور بھوج مل رائے کے ہاتھیون نے اُسے کام سے باز رکھا اور خان محمد اس مقدمہ سے واقف ہوکر اور طرفون سے پانسو جوان ہمراہ لیکر بھوج مل رائے کے قلب لشکر پر متوجہ ہوا اپنے فیل کو دیکھا کہ عجائب و غرائب اور طلون انواع سے بلکہ ایسا قضیہ کبھی ظہور مین نہ آیا تھا واقع ہوا وہ یہ ہے کہ فیل شیر شکار نے کہ فیلبان اُسکا مقتول ہوا تھا اور کوئی اُسکی پیٹھ پر سوار نہ تھا خان محمد کے پہونچتے ہی لشکر اسلام کے پیش رو جاکر صفوف اعدا کو زیر و زبر کیا بھوج مل رائے نے زخم کاری اُٹھا کر بھاگا اور امرائے دیگر کہ جنگ مین مشغول تھے افواج قلب کو منکسر دیکھکر اُنھون نے راہ فرار پائی اور ابھی شمشیر غازیون کی غلاف سے برآمد ہونی نہ تھی کہ چتر اور رایات بادشاہ سکندر اقبال کے نمودار ہوئے حکم فرمایا کہ عادت نمائی جنگ اور فتح کی جو مقتول ہوتا کفار ہید ہین ہے اس بارہ مین مساعی جمیلہ نپیش پہونچا و پھر تو قتل کا بازار گرم ہوا مسلمانون نے اسقدر اس امر مین کوشش کی کہ کوئی عورتون اور بچون شیرخوار ہنود سے جانبر نہوئے اور سلطان محمد شاہ نے اس فتح کے بعد ایک ہفتہ اُس مقام مین قیام کیا اور فتحنامے اطراف و جوانب مین ارسال فرمائے اور جو چاہتا تھا کہ اپنے عہد و قسم کو وفا کرے کشن رائے کے آردوے کے قتل مین متوجہ ہوا اور اُنھون نے تاب مقاومت کی نہ لا کر خانمان صبر و شکیب کو برہم مارا اور باوجود کثرت خیل و حشم دشت ادبار مین آوارہ ہوئے اور ننگ و ناموس کا پاس مطلق نکیا بیت کس گرفتار نام و ننگ مباد ؛ کوچہ راہ و رسم تنگ مباد ؛ عاقبت الامر شاہ سکندر جاہ سلطان محمد شاہ بہمنی نوبت مین مہینے کے اُسکی جستجو مین متعاقب رہا جسوقت فرصت اور قابو پاتا تھا تیغ بے باکی سے ہنود کی سرافشانی مین مشغول ہوتا تھا یہانتک کہ کشن رائے عاجز ہو کر دار الملک بیجانگر کی طرف روانہ ہوا اور وہان کے پہاڑون پر جاکر پناہ لی اور پولا کہ پیادے راہ مداخل اور مخارج دشوار گزار مین مقرر کیے اور سلطان محمد شاہ کسی وجہ اُسکے تعاقب سے باز نہ آیا اور بیجانگر کے نواح مین خیمے اور خرگاہ ایستادہ کرکے تمام افسرون کو مورچے تقسیم کیے اور ہر روز شہر کے گرد بنیاد جنگ کی ڈالتا تھا لیکن شب کو کفار گروہ مین آتے تھے اور دشنام دیتے تھے اور

سلطان محمد شاہ قریب ایک ماہ کے سعی موفورہ بجا لایا کہ اس شہر مین داخل ہوکر خواہش اور آرزو کے موافق عمل کرے کسی وجہ
سے میسر نہوئی پھر مقام جلہ مین ہوکر آپ کو بستر ناتوانی پر ڈالا اور اس راز سے خان محمد اور مقرب خان کے سوا تیسرے کو
واقف نکر کے طبل کوچ پر چوب ماری اور کشن راے مسلمانون کے قتل اور تلافی خون ہنود کا عزم جزم کر کے
دارالملک بیجانگر سے برآمد ہوا اور نہایت جوش و خروش سے موکب منصورہ کے تعاقب مین روانہ ہوا اور کفار ارباب
اسلام کے اردو کے پس و پیش تاخت کرکے ارابون کے کنارے جاتے تھے اور شور و غوغا بلند کرکے کہتے تھے کہ تمھارا بادشاہ
مردہ ہے ہمارے برہمنون کی دعا مستجاب ہوئی ہم تم مین سے ایک متنفس کو نچھوڑینگے کہ وہ زندہ اپنے ملک مین پہونچین
انکی روحین وطن جانیکی آرزو مین اس میدان لق و دق مین بھٹکی پھرینگی اور اس سبب سے کہ بادشاہ کوچ کے وقت
سنگاسن مین استراحت فرماکر چادر سر پر ڈالتا تھا اہل اردو شاہ کی زندگی پر بدگمان اور متشکی ہوکر مضطرب ہوتے تھے
اور خان محمد اور مقرب خان خلائق کو دلجوئی اور دلاسا کرکے کوچ بر کوچ جاتے تھے یہانتک کہ آب تمندرہ سے عبور
کرکے ایک صحراے مسطح اور ہموار مین پہونچا اور وہان مقام کیا اور کشن راے بھی تین چار کوس کے فاصلہ پر اس
منزل مین پہونچکر فروکش ہوتا تھا اور سلطان محمد شاہ نے تدبیر کو تقدیر کے موافق دیکھکر خلق کے دفع مظنہ کیواسطے نماز عصر کیوقت
کہ رحمت نازل ہوتی ہے بار عام دیا اور ایک لحظہ مجرائیون کے سلام مین مشغول ہوا اور پھر ضعف کا بہانہ کرکے دربار برخاست
کیا اور سبکو جمیع امرا کو خلوت مین بلاکر حکم کیا کہ سپاہ کو مستعد اور مسلح کرین اور فلان موضع مین بعنوان محافظت اردو
توقف کرکے منتظر قدوم معادلت رہین القصہ جب افسران سپاہ حکم کے موافق کاربند ہوے سلطان محمد شاہ نے جنگی لباس
زیب تن فرمایا اور آدھی رات کو فتح و نصرت کے شبدیز پر سوار ہوکر صحراے موعود مین خرامان خرامان تشریف لے گئے
اور ہر ایک کو ایک خدمت اور ایک سمت مین رجوع کرکے بقصد شبخون روانہ ہوے اور کشن راے اور اُسکے ارکان دولت
ابواب جنگ مسدود ہونے سے غنیم کی خستہ حالی اور زبونی کو یقین کرکے تمام رات مے نوشی اور رقاصی مین مشغول رہے اُسوقت
بیخبر ہوے کہ صبح کے قریب اطراف و جوانب سے آواز جان خراش بگیر و بکش کی بلند ہوئی اور غازیون کی تکبیر و صلوٰۃ کا غلغلہ
گنبد افلاک مین پہونچا اُسکی برکت سے تمام کفار کا پانون قرار جگہ سے ہلگیا اور طریقہ فرار کا نا پاکشن راے تفرقہ اپنی جمعیت مین
دیکھکر سمجھا کہ نواہیم لاناخیل و حشم کا نہایت دشوار اور محال ہے وہ بھی حمیت اور غیرت کو پس سر کرکے مفرورون پر سبقت
کرکے ایسا بھاگا کہ بیجانگر تک کسی مقام مین باگ نموڑی اور سلطان محمد شاہ نے اُسکے تمام خزانہ اور اسباب شوکت پر تصرف
ہوکر چند منزل تک پیچھا کیا اور دس ہزار کفار ایک باگ موڑنے مین فی النار کیے اور سیکڑون کو مجروح کرکے ہلاکی کی خاکون
سے برلایا اور ابھی تک آتش غضب کی حرارت اور غصہ کی شدت سے گھوڑے سے نہ اترا بیجانگر کے تیس چالیس کوس
تک جس مقام مین آدمی کا نام سنا تاخت کرکے زندون کو ہلاک کرکے شہر خموشان بنایا بیجانگر کے معتبرون اور نامدارون نے
جب یہ حالت مشاہدہ کی کشن راے پر غیظ مین آنکر سرزنش اور ملامت کی اور بولے کہ تیری راے اور حکومت بہت شوم ہوئی
تو نے مال و ناموس ہمارا برباد کردیا اور قریب دس ہزار کے برہمن مارے گئے رعیت سے نام و نشان باقی نرہا کشن راے
نے جواب دیا کہ مین بے مشورہ اعیان ملک مرتکب کسی امر کا نہین ہوا اور اپنے طالع مین کسی طرح کا اختیار نہین اور اب
جو تم کہو مین مطیع اور فرمان بردار ہون یہ بولے جیسا کہ تیرے باپ نے مسلمانان ترک سے اور بادشاہ علاء الدین حسن
کانگوی بہمنی سے موافقت کی تھی لازم ہے کہ تو بھی مسلمانون سے مدارا کرے کشن راے نے یہ بات قبول کی ایلچی بھیجکر سلطان

محمد شاہ کے حضور بھیجکر اوضاع سابقہ سے اظہار ندامت کرکے صلح کا طلبگار ہوا سلطان محمد شاہ نے اس سے انکار کیا
اور ایک ندمائے گستاخ نے کہ اس دربار مین حاضر تھا معروض رکھا کہ بادشاہ نے قسم کھائی ہے کہ آٹھ سو مسلمان کے
عوض لاکھ ہندو قتل کرونگا اور یہ قسم نہین کھائی کہ ہنود کا تخم جہان سے اٹھا دین سلطان محمد شاہ نے ہنسکر تسلیم کیا
اگرچہ قسم سکہ و چند ہندو کشی واقع ہوئی لیکن جبتک رائے بیجانگر ادائے زر سند یومیہ قوالان دہلی کا متعہد ہوگا مین کفار
بقیۃ السیف کے گناہ معاف نکرونگا چنانچہ ایلچی اسکے جو اپنے مالک کی طرف سے وکیل مطلق تھے انھون نے
قبول کیا اور اسی دربار مین وجہ برات وظیفہ ادا کیا سلطان محمد شاہ نے فرمایا وہ حرف کہ میری زبان پر جاری ہوا
تھا نہین چاہتا تھا کہ لغو اور ضائع ہوکر صفحہ روزگار پر یادگار رہے الحمد للہ کہ جو کچھ مین نے اپنی زبان سے کہا تھا اسے
بجالایا اور اپنا حکم جاری کیا اور قسم ہے خدا کی ایسا امر عجیب و غریب بادشاہان سابق اور حال سے کبھی صادر نہوا
اور عقلا جانتے ہین کہ سبحت بمراتب دشوار اور طرفہ تر و بلم پٹن کے ایلغار اور ناگ دیو کے قتل ہونے سے تھی
بیت امثال این غرائب و زین ہم غریب تر زد بسیار کرد دولت این شاہ و گر ایلچیون نے جب شاہ کو خوش وقت
دیکھا عرض گزار ہوئے کہ ہم بادشاہ کو اسوقت نہایت مشفق اور مہربان پاتے ہین اگر حکم عالی ہووے راہ اخلاص سے
دو کلمہ عرض کرین لہذا انھون نے اجازت پاکر عرض کیا کسی دین مین روا نہین ہے کہ ایک بیگناہ کو ایک گنہگار کے عوض
قتل کرین خصوص عورتون اور بچون کو اگر کشن رائے سے مسلمانون کی نسبت قلعہ مدکل مین بے راہی واقع ہوئی ہے تو بیچارے
فقرا اور مساکین کا کیا گناہ تھا سلطان محمد شاہ نے فرمایا قلم تقدیر سے یونہین جاری ہوا تھا اور مجھے اسمین اختیار نہ تھا
ایلچیون نے عرض کی کہ جو سابقہ عنایت مالک الملک نے نسبت خلاصہ ممالک دکن کے آپ کو ارزانی رکھا اور
ممالک کرناٹک آپ کی مملکت کے جوار مین واقع ہوئے یقین ہے کہ آپکو اور آپ کی اولاد کو مدت ہائے مدید ہمسائگی اس
سرزمین کے ہوگی اور دنیا دارون کے درمیان مثل اس قضیہ کے شاید دوسرا وقوع مین آوے پس حال خلائق کا
کیونکر ہوگا خیر اندیشی اور صلاح حال رعایا اقتضا وہ کرتی ہے کہ طریقہ قتل فقرا اور مساکین کا درمیان مین نہووے
سلطان محمد شاہ نے متاثر ہوکر فرمایا کہ مین خدا سے عہد کرتا ہون کہ بعد فتح اور معرکہ گذاری کسی شخص کے قتل مین نہ پھرونگا
اور بعد میرے میرے فرزند بھی اس شیوہ پسندیدہ پر عمل کرین چنانچہ اس تاریخ سے دکن مین شائع ہوا کہ جو شخص
جنگ کے بعد دستیاب ہوا اسکے قتل اور ہلاک مین اقدام نکرین اور بےسبب رعایا اور ضعفا کے قتل
عام مین مشغول ہو دین اور جب ایلچیون نے وجہ برات وظیفہ قوالان ادا کی سلطان محمد شاہ کے گنجائش دوسرے
توقعات کی نہ دیکھکر از روے انصاف کوچ کرکے بلدۂ حسن آباد گلبرگہ مین آنکر پھر اسی راہ سے منزل شیخ محمد سراج
مین گیا اور کہا اس توکل کی برکتون سے کہ کارساز حقیقی کے لطف پر کرکے ابتدائے سلطنت مین نقود خزانہ درگاہ
جلشانہ اور علم سلطانہ مین مین نے صرف کیا تھا حق سبحانہ تعالی نے ایسے خزانے اور فتوح عظیم مجھے نقدی کیے
اور دعائے خیر تمھاری میرے حق مین مبارک آئی پھر شیخ کو رخصت کرکے دار الامارۃ مین تشریف لیگیا اور پانچ روز
سے زیادہ بستر استراحت پر تکیہ نہ فرمایا کہ رایات نصرت آیات اسکے دولت آباد کیطرف متحرک ہوئے اور چونکہ
اس ہنگام مین سلطان نے آپ کو عمداً بیمار بنایا تھا اور کفار نے اردوے مسلط پر تعاقب کیا تھا جمیع ممالک محروسہ
مین خبر اسکے فوت کی منتشر ہوئی مفتریان نے تھوڑے عرصہ مین طغیان اظہار کرکے نقارۂ عصیان پر چوب ماری

ازانجملہ جو کہ ولایت دولت آباد امراے صاحب نشان کے وجود سے خالی تھی اور تمام لشکر ولایت مرہٹ خان محمد کے ہمراہ بیجانگر کے سفر مین تھا بہرام خان مازندرانی نے کہ سلطان علاء الدین حسن کانگوئی بہمنی اُسکو فرزند کہتا تھا کونبھ دیو مرہٹہ سردار بانگان کے اغوا سے نشان مخالفت کا بلند کیا اور بعضے امراے برار کہ اُسکے قرب و جوار مین تھے انھون نے بھی اپنے آدمی اُسکے پاس بھیجکر دم موافقت اور مصادقت کا مارا اور بگلانہ کے راجہ نے بھی بحسب ظاہر پیام محبت التیام بھیجکر امداد کی بشارت دی بہرام خان مازندرانی ان مقدمات خام پر فریفتہ ہوکر چند سال خراج خاصہ برار اور مرہٹ کا کہ سلطان محمد شاہ کے حکم کے موافق دولت آباد کے قلعہ مین نگاہ رکھا تھا متصرف ہوکر خیل و حشم کے فراہم کرنے مین مشغول ہوا اور اکثر بلاد اور پرگنات مرہٹ کو اپنے قبض و تصرف مین لایا اور اعوان و انصار پر تقسیم کیے اور سوار و پیادہ سے بارہ ہزار آدمی فراہم کیے سلطان محمد شاہ نے بیجانگر کے اطراف مین یہ خبر سُنی اور اُسے اس مضمون سے لکھ بھیجا کہ جو خبر ہاے ناخوش تیرے گوش زد ہوئی ہین وسوسۂ شیطانی غالب آیا اگر ایسے امر کے نہ پھرنا چاہیے اجتناب واجب و لازم ہے اور مناسب ہے کہ اب بھی بمقام استغفار اور ندامت مین ہوکر اپنے اعمال ناشائستہ سے پشیمان اور نادم ہو کہ مین بھی تیرے گناہون اور تیرے توابعین کو ناکردہ معلوم کرکے مواخذہ نکرونگا اور جرائم و زلات تیرے ساتھ عفو و اغماض کے مقرون کرونگا اس نوشتہ کو بصحابت سید جلال حمید اور شاہ ملک جو مقربان درگاہ سے تھے دولت آباد کی طرف بھیجا اور بہرام خان مازندرانی نے کونبھ دیو سے اس امر مین مشورہ کرکے صلاح پوچھی اُسنے جواب دیا کہ سلطان محمد شاہ ایک بادشاہ قہار اور غیور ہے اور بعد صدور اس اعمال ناشائستہ کے کہ ہم سے سرزد ہوا کسی وجہ امین نہین ہو سکتے اور دولت آباد سا قلعہ سنگین ہمارے تصرف مین ہوا اور بگلانہ کا راجا اور بعضے امراے معتبر برار کے ہم سے موافقت رکھتے ہین اس صورت مین مین یہ صلاح دیکھتا ہون کہ بحکم الشروع ملزم پر عمل کرکے اس کار سے ہاتھ نہ اٹھاوین اور ہمت مصروف رکھکر اس مہم کو بخوبی تمام انجام دیوین بہرام خان مازندرانی کو کونبھ دیو کے افسون نے ایسا شیشے مین اتار کر مسحور و مغرور کیا کہ بادشاہ کے جادۂ اطاعت سے قدم باہر رکھکر حلقۂ نصیحت کو زیب گوش نہ کیا اور سرکشی سر سے نہ اتاری زیادہ تر استعداد و قوت مقابلہ اور مقاتلہ مین کوشش اور اہتمام کیا سید جلال حمید اور شاہ ملک نے معاودت کرکے اطوار ناپسندیدہ اُسکے بادشاہ سے عرض کیے سُننے اس حرکات ناپسندیدہ کے بعد سلطان محمد شاہ کے دلمین آتش غضب شعلہ زن ہوئی جب بیجانگر کے سفر سے دار الملک حسن آباد گلبرگہ کیطرف مراجعت فرمائی مسند عالی خان محمد کو مقدمہ روانہ کیا اور خود بھی پیچھے سے شکارکنان اُسطرف متوجہ ہوا نظم

روان ہمراہ دلیران طرب شاہ ❁ شکار افگن شکار افگن دران راہ ❁
جہان خالی شد از صید چرندہ ❁ نماند اندر ہوا مرغ پرندہ ❁

القصہ جب مسند عالی خان محمد کو بادشاہ نے بیشتر لشکر ظفر پیکر سے مقرر فرمایا تھا بہرام خان اور کونبھ دیو اور بعضے متعلقان راجہ بگلانہ سے بقصد مدافعہ مسند عالی خان محمد کے قصبۂ پٹن کے اطراف مین روانہ ہوئے اور کف بذل کشادہ کرکے بہت سپاہی واقعہ طلب کو اپنے روبرو بلایا اور مسند عالی خان محمد کہ سپاہی پیراستہ اور زمانہ کا گرم و سرد اور نشیب و فراز دیکھے ہوئے تھا جنگ مین ❁ دیکھکر عین قصبۂ پنبو گانون مین فروکش ہوا اور بہرام خان مازندرانی اُسی عرصہ مین بقصد شبخون مسند عالی خان محمد کے دائرۂ فوج پر تاخت لیگیا اور چونکہ حریف ہوشیار اور واقف کار تھا کچھ کام نکرکے اپنے مقام مین پلٹ گیا اور مسند عالی خان محمد لشکر مخالف کی کیفیت حقیقت کم و بیش دریافت کرکے جنگ مین عازم اور جازم ہوا اور سلطان محمد شاہ کو کہ کوہستان ولایت اور سر حدود مین

جمع زلل بمعنی لغزش ۱۲

شکار کے نشاط مین مشغول تھے پیغام دیا کہ اقبال شاہی اور خداوندی کی برکت سے جان نثار فلان تاریخ مین
مخالفون کے سر پر جا کر مصاف کریگا لیکن اگر سایہ بلند پایہ بادشاہ اس احقر کے سر پر ہو بہتر ہوگا سلطان محمد شاہ نے شکارگاہ
مین یہ خبر سنکر معمول لشکر اردو کی کہ صحرائے قصبہ کنج مین نزول کیا تھا انتظار نکھینچکر مع ایک جماعت مخصوصان کہ عدد
انکے تین سو سے بھی کم تھے عازم ایلغار ہوا اور مقربان درگاہ نے بحر حیرت مین غرق ہوکر معروض کیا
کہ مسند عالی خان محمد سے ایسا واضح ہوتا ہی کہ مخالفین کمال استقلال اور جمعیت سے رہتے ہین اگر بادشاہ عنان
دست مدارا مین سپرد کرکے باہستگی تمام قطع مسافت کرے تو امرا اور سپاہ پہونچکر مع کوکبہ و طنطنہ بادشاہی دشمن
کی بیخ کنی مین متوجہ ہووین انسب اور بہتر ہوگا سلطان محمد شاہ نے التماس انکی پذیرائی نفرمائی اور ارشاد کیا کہ
مین چاہتا ہون آپ کو روز میعاد مین مسند عالی خان محمد کے پاس پہونچاؤن اور جو کہ تم کہتے ہو اس گروہ سے
مخالفت رکھتا ہی جسوقت ہزار سوار لیکر ممالک تلنگ مین کہ مسافت بعید رکھتی ہی جاکر اعدا کو سیاست پہونچائی اور
نو ہزار سوار سے رائے بیجانگر کو کوہ دشت مین مفرور کرکے آوارۂ ضلالت کیا اور شاد کام مراجعت کی یہ تین سو
جوان دشمنان روباہ صفت کے دفع کے واسطے کافی ہونگے نظم بین از کجا تا کجا تاختم ۞ بہ دیلم پیش سر برافراختم ۞
بجنگون سپردم عنان بازچون ۞ براندم ز بیجانگر جوئے خون ۞ برآیم چو بر پشت اسپ سیاہ ۞ بخواہد زمین
کوہ البرز راہ ۞ یہ فرما کر شبدیز شب رنگ کو گرم عنان کیا جسوقت چار کوس چلکر قصبۂ پٹن مین پہونچا مسند عالی
خان محمد فوجین آراستہ کرکے بہرام خان مازندرانی سے مقابل ہوا تھا لیکن جب خبر بادشاہ کے قریب پہونچنے کی
خلائق کے گوش زد ہوئی متعلقان راجہ بکلانہ نے گریز کو مراکب ناموس کی طرف پھیر کر ترک رفاقت مخالفان ہوے
اور سپاہیون نے راہ فرار کو قرار سے بہتر جانکر معرکۂ جنگ مین ندیکھا بہرام خان مازندرانی اور کونبھ دیو شطرنج روزگار
کے منصوبہ سے تعجب مین رہے بے اسکے کہ مرتکب قتال وجدال ہوون یادور سے مسند عالی خان محمد کے بہادرون کی
پشت کمان دیکھین وے معرکہ سے بھاگ کر بسرعت بجلی اور ہوا کی طرح قلعہ دولت آباد مین پہونچے اور سلطان محمد شاہ
اسوقت کہ مسند عالی خان محمد کے ہمراہی مخالفون کے اردو کی غارت مین مشغول تھے مع ایک سوار اور
ستر جوان وعدہ گاہ مین آیا دوست و دشمن اسکی شجاعت اور جوانمردی پر آفرین خوان ہوے اور
مسند عالی خان محمد کے التماس کے بموجب دو دن اردو کے عقب آخر کو پہونچا کر دوسرے دن صبحکو پھر تاخت کی اور
شام کے قریب دو کوس دولت آباد سے پہونچکر قلعہ کے محاصرہ کی فکر مین ہوا بہرام خان مازندرانی اور کونبھ دیو سر
خواب مستی اور غرور سے برآوردہ کرکے حیران اور عاجز ہوے اور اسی شب کو تبدیل لباس کرکے شیخ زین الدین
سے کہ دولت آباد مین رہتے تھے جاکر عرض کی نظم کہ ای از رخت راحت دل پدید ۞ زبان تو ہر مشکل را کلید ۞ چہ تدبیر
کان شاہ گردن فراز ۞ بیاورد بر ما چنین ترکتاز ۞ اگر آپکا حکم ہو قلعہ مین داخل ہوکر اعلام مدافعہ بلند کرون اور جو کوئی
امر اور ہمارے حال کے سزاوار ہو ارشاد فرمایئے تو اسکے موافق عمل کرون شیخ نے فرمایا جو تم میرے پاس پناہ لائے ہو
اور مجھسے اپنی خوبی اور نیکی کے بارہ مین مشورہ کرتے ہو بمقتضائے المستشار موتمن جو کچھ بہبود تمھارے حق مین ہی کہتا
ہون قلعہ مین درآنا اور دروازہ اسکا بند کرکے قلعہ بند ہونا احتیاط اور عاقبت اندیشی سے بہت بعید ہی مناسب ہی
کہ اپنے زن و فرزند ہمراہ لیکر مال و اسباب سے قطع نظر کرو اور توقف اور تامل کو لوازمہ ہلاکت کا جانکر اسی ساعت

راستہ گجرات کا لوا انھون نے شیخ کی منزل مین ایک آدمی اپنی زن و فرزند کی طلب مین بھیجکر یہ پیغام دیا کہ جریدہ بسبیل استعجال آؤ تو شیخ کی زیارت سے مشرف ہوکر اُنکی انفاس متبرکہ سے طلب مدد ہمت کر کے پھر قلعہ مین داخل ہون مغلق اور ملازم اُنکے جو محل اعتماد مین تھے اس معاملہ کو سمجھکر اُسیوقت تمام گھوڑون کو ساز و یراق سفر سے درست کر کے اور مردم مزدوری کو سوار کر کے شیخ کے مکان مین لائے اور شیخ نے دست مبارک اپنا بہرام خان مازندرانی اور کونبہ دیو کی پیٹھ پر پھیرا اور یہ دعا دی کہ توفیق سبحانہ تعالیٰ سلامتی تمھاری شامل حال ہوگی اور یہ گجرات کیطرف متوجہ ہوئے اور سلطان محمد شاہ اُنکے فرار سے آگاہ ہوا ملک العباح مسند عالی خان محمد نے چار سو جوان دو اسپہ اور سہ اسپہ ہمراہ رکاب لیکر گجرات کی سرحد تک تاخت فرمائی جب مفرورون کے سر پر نہ پہونچا نہایت غضبناک اور خشمگین ہوکر دولت آباد کی طرف بازگشت کی اور یہ مبحث رنجش اور کلفت سابقہ کی باعث ہوئی کسواسطے کہ قبل اسکے یعنی ابتدائے سلطنت مین تمام مشائخ دکن نے سلطان محمد شاہ سے حاضر اور غائب مین بیعت کی تھی مگر حضرت شیخ زین الدین نے شرب خمر اور ارتکاب بعضے مناہی کے باعث بادشاہ سے بیعت نہ کی اور فرمایا کہ خلائق کی بادشاہی کے لائق وہ شخص ہے کہ حفظ شعار ملت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوشش کرکے سرًّا و علانیۃً مناہی کے گرد نہ پھرے پھر اُسی چند روز مین سلطان محمد شاہ نے آدمی شیخ کے پاس بھیجکر پیغام دیا کہ میرے دربار مین حاضر ہو یا میری خلافت پر بیعت کر کے نوشتہ اپنے خط خاص سے لکھ بھیج شیخ نے جواب دیا کہ ایک وقت کسی تقریب مین اتفاقات سے ایک دانشمند اور ایک سید ایک ہیجڑا کفار کے دست تظلم مین گرفتار ہوئے اور کفار نے اپنے توابعین کو ان تینون شخصون کے حق مین یہ حکم دیا کہ ان تینون کو بتخانہ مین لیجاؤ جو شخص کہ بت کو سجدہ کرے اُسے جان کی امان دو اور جو شخص انکار کر کے عذر پیش کرے اُسکی فوراً تیغ ظلم سے گردن مارو دانشمند آیہ کریمہ پر عمل کر کے بت کا سجدہ بجا لایا اور سید نے بھی دانشمند کی تقلید کر کے کفار کے فرمانے پر اقدام کیا لیکن جب ہیجڑے کی نوبت آئی بولا مین تمام عمر اعمال ناشائستہ مین مشغول رہا ہون نہ عالم ہون اور نہ سید کہ پناہ مین ان دو امر کے ایسا کام کرون بعد قتل ہونا اپنا گوارا کر کے بت کا سجدہ نہ قبول کیا اب یہ بھی قصہ بعینہٖ اُسی ہیجڑے کے قصہ کے موافق ہے کہ تیرے ظلمون کا متحمل ہونگا لیکن نہ تیری مجلس مین حاضر ہونگا اور نہ تیری خلافت کا اقرار کرونگا سلطان محمد شاہ غضب مین آیا اور شیخ کو تکلیف دی کہ میرے شہر سے نکلجا وے چنانچہ شیخ بلا توقف و درنگ اپنا مصلے دوش پر ڈالکر شیخ برہان الدین کے روضہ کیطرف متوجہ ہوا اور عصا اُسکی مسند کے پیچھے زمین مین گاڑکر مصلے بچھایا اور بیٹھا اور کہا اب دیکھون کون مرد مجھے یہان سے اٹھاتا ہے بادشاہ شیخ کے اصرار کو مشاہدہ کر کے اُس شدت سے کہ کی تھی پشیمان ہوا اور اپنے ہاتھ سے یہ مصرعہ لکھکر صدر الشریف کے ہاتھ شیخ کے پاس بھیجا

مصرع من زان توام تو زان من باش ۔ شیخ نے کہا اگر سلطان محمد شاہ غازی حفظ مراتب اور مراسم شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوشش کرے اور شراب کی بھٹیان ممالک محروسہ سے مسمار کر کے اپنے باپ کی سنت پر عمل کرے اور خلائق کے روبرو شراب نہ پیوے اور فاضلون اور عالمون اور صدور کو امر کرے کہ امر معروف و نہی منکر مین جہد جمیل کرین زین الدین فقیر سے زیادہ تر کوئی اُسے دوست نرکھیگا اور یہ رباعی اپنے دست حق پرست سے تحریر کی

رباعی تا من بزیم بجز نکوئی نکنم ۔ جز نیک دلی و نیک خوئی نکنم ۔ آنہا کہ بجائے ما بدیہا کردند ۔ تا دست رسد بجز نکوئی نکنم ۔ سلطان محمد شاہ نے خطاب غازی سے کہ زبان اقدس شیخ پر جاری ہوا تھا نہایت شاد اور

خوشحال ہوکر حکم فرمایا کہ آسکے سب القاب بافزون کرین اور بغیر اسکے کہ اسوقت مین درمیان اسکے ملاقات واقع ہووے حکومت مرہٹ کی سند عالی خان محمد کے مسلم اور مفوض رکھکر حسن آباد گلبرگہ کی طرف تشریف لیگیا اور شراب فروشی کی رد کا مین جمیع ولایت سے اپنے دور کرکے ترویج شریعت غرا مین مساعی جمیلہ مبذول رکھا اور دکن کے چورون اور رہزن جو مشہور تھے اور رہزنی اور ڈکیتی کو اپنا شعار اور وتیرہ کرکے مسافرون اور قافلون کو لوٹتے اور مارتے تھے ہمت اُنکے دفع کیواسطے مصروف کی اور چارون سمت کے طرفدارون کے نام فرامین صادر فرمائے کہ ہر ایک اپنا اپنے علاقہ اور حدود چورون اور رہزنون کی لوث سے پاک اور صاف کرین اور چھوٹے اور بڑے کے سر عبرت اور مجرے خدمت کے واسطے حضور مین حاضر کرین اس بارہ مین تاکید مزید اور تقدغن شدید معلوم کرکے حسب المسطور عمل مین لاوین چنانچہ چارون طرفدارون نے حکم کے موافق بدمعاشون کے مسکنون مین جاکر چھ یا سات مہینے کی مدت مین ایک اثر اُس گروہ واجب القتل والدمع کا نہ چھوڑا اور ملا داؤد بیدری کی روایت سے واضح ہوتا ہی کہ چھ مہینے کے عرصہ مین بیس ہزار سر رہزنان خود سر اور چورون اور بدمعاش کے تن ناپاک سے جدا کرکے اطراف و جوانب سے حسن آباد گلبرگہ مین لائے اور شہر اور بیر و بنجات مین چار و نطرف چبوترہ سرہاے ملاعین سے باندھکر سیاست اور ضبط محمد شاہی جہانگیر کیا اور راہین امین اور اہل اسلام کے دل رہزنون کے دست برد سے مطمئن ہوے اور سلطان محمد شاہ غازی نے جب ایسے کام محض شیخ زین الدین کی خوشنودی اور رضامندی کیواسطے ظہور مین پہونچائے اسوجہ سے ہمیشہ شیخ سے ابواب مراسلات اور مکاتبات مفتوح رکھکر مصادقت اور مخالصت کے لازمہ بجالاتا تھا اور شیخ بھی امر معروف و نہی منکر سے اسکی خوشحال ہوکر ہموارہ مکاتبات دوستانہ تحریر فرماتے تھے اور شرائط پند و وعظ و نصیحت مین بھی دریغ نکرتے تھے اور اس سبب سے کہ راے بیجانگر اور تلنگ اور تمام زمینداران دکن شاہراہ اطاعت اور فرمانبرداری پر ثابت قدم و راسخ دم ہوکر مال مقرری کے ارسال مین تخلف اور تجاوز روا رکھتے تھے ریاض ملک و ملت اور چمن دین و دولت خار و خاشاک معارض جاے بازگشت آخرت سے پاک ہوا اور سلطان محمد شاہ غازی لشکرکشی کو برطرف کرکے جہانگیری مین مشغول ہوتا تھا لیکن ہر سال بایک سمت اطراف اربعہ مین سوار ہوکر تین چار مہینے اوقات شریف کو صرف شکار کرتا تھا اور جسطرف کہ شکار کے واسطے جاتا تھا سپہ سالار وہان کا تحف و ہدایا گذرانتا تھا اور بادشاہ کو دارالملک مین پہونچاکر معزز اور مکرم ہوکر بازگشت کرتا تھا اور خرد و بزرگ اور وضیع و شریف دکن اس بادشاہ کے عہد عدالت مہد مین امن و امان سے زندگانی کرکے عیش و کامرانی کے سوا کچھ کام نرکھتے تھے اور اُسکے وجود باجود کو نعمت عظمی جانکر شکر واہب العطایا پیش پہونچاتے تھے لیکن چو داب و قاعدہ گرگ اجل کا ہی کہ ہر دم ایک یوسف کو پھاڑتا ہی اور ہر لحظہ ایک یعقوب کو حزن و ملال مین مبتلا کرتا ہی نیچہ آسکے صید حیات مین مار کر ذیقعدہ کی نوین تاریخ سنہ سات سو چھیاسٹھ ہجری مین عشرت سراے جہان بیداد سے لیگیا اور اہل جہان کو چندے وز بستر گریہ و زاری مین ڈالا اور رقم فراغت اور رفاہیت کی صفحہ احوال دکنیون سے ناخن غدر کی نوک سے حک کی اور اُس غفران پناہ کو باپ کے پہلو مین خاک عدم مین پیوند کیا زمانہ نے آیت یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اُسکی تربت پر لکھی نظم خوشا بادشاہی کہ چون او گذشت ٭ از و باز ماند چنین سرگذشت ٭ در ایام دولت بود دستگاہ ٭ ہنگام رحلت بود نیکنام ٭ سراج التواریخ کی روایت سے بمقتضاے ورفعنا بعضھم فوق بعض جسقدر ہاتھی اور خزانہ

کہ سرکار سلطان محمد شاہ غازی بہمنی میں جمع ہوا تھا اُسکے بعد کسی سرکار شاہان بہمنیہ میں بہم نہ پہونچا کسواسطے کہ اسکے عہد میں سرکار خاصہ میں تمام قسم کے چھوٹے اور بڑے اور نر اور مادہ سے تین ہزار فیل شمار میں آئے اور زمانہ میں دوسرے بادشاہوں کے ہرگز سرکار خاصہ میں دو ہزار ہاتھی بھی نہ تھے اور اسیطرح اُسقدر خزانہ کہ اُسکے عہد میں نشان دیتے ہیں دوسرے زمانہ میں اُسکا نصف نہ تھا اور یہ بھی اُسی کتاب میں لکھا ہے کہ بادشاہان دہلی اور شاہان بہمنیہ وغیرہ جو سلطان محمد شاہ بہمنی غازی سے پیشتر اور اُسکے بعد اقلیم دکن پر فرمان روا ہوئے ایسی قباحت راے کرناٹک کے سر پر نہیں لائے اور معلوم نہیں کہ اسکے بعد بھی ایسا قصہ حکام اُس ولایت کو پیش آیا ہو قصہ کوتاہ جو ہاتھی کہ سرداران ملک اُس مملکت کی مدت دراز میں اقطار و امصار ہندوستانی سے بمساعی جمیلہ فراہم لائے تھے یکقلم سلطان محمد شاہ بہمنی غازی صاحب طالع کی تصرف میں آئے اور اکثر خزائن اور اسباب مجموعہ سات سو برس اُس خاندان کا کہ جو سرکار سلاطین بزرگ میں مثل اُسکے بہت کم میسر آیا ہوگا تاراج حوادث میں گیا اور اول سے آخر تک پانچ لاکھ کے قریب کافر رعیت اور سپاہی اور شہری اور دیہی اور مسافر اور مجاور اور مذکر اور مونث علف تیغ خون آشام غازیان عظام ہوئے مملکت کرناٹک نے ایسی صفت ویرانی کی قبول کی کہ زمانہ دراز میں حالت اصلی پھر نہ آویگی ایام سلطنت سلطان محمد شاہ بہمنی غازی سترہ برس اور نو مہینے اور پانچ دن تھے

ٹکا مجاہدہ کا کمر باندھنا قلم مشکین رقم کا بیان کیفیت احوال فرخندہ فال شاہ جم دستگاہ سلطان مجاہد شاہ بہمنی میں اور قتل ہونا اُسکا بیجاپور سے معاودت کے وقت آغاز جوانی میں

مورخان دانشور نے بقلم مشکین بر صفحہ بیاض زمانہ پر اسطرح منقش اور مرقوم کیا ہے کہ سلطان مجاہد شاہ بہمنی نواسہ ملک سیف الدین غوری کا تھا اور باپ کے بعد تخت دکن پر جلوہ گر ہوا اور وہ خورشید رو اور قوی ہیکل اور تناسب اندام میں اپنے تمام اقوام سے ممتاز و مستثنیٰ تھا اور قوی جثہ اور فربہ اور صاحب قوت تھا اور جلادت اور شجاعت میں عدیل و نظیر رکھتا تھا اور زبان ترکی خوب بولتا تھا اور مدار مصاحبت اور مجالست اُسکا ترکوں اور پارسیوں پر تھا اور لڑکپن سے تیر و کمان کا شوق رکھتا تھا اور حرف اُسکا سوائے شمشیر و نیزہ و خنجر کے نہ تھا جیسا کہ ناظم بہمن نامہ اُسکے مدح میں کہتا ہے نظم ز گہوارہ چون پاے بیرون نہاد ٭ بہ تیر و کمان دست و بازو کشاد ٭ بسے بہمن نامہ
تنومند گردن کش و پیل زور ٭ کہ نشنید گفت کسے وقت شور ٭ چنان بر سرِ کنگرہ میدوید ٭ کہ انگشت حیرت فلک میگزید ٭ اور آدان کودکی میں ایک شب کو خزانہ بید ر توڑ کر چند بدرہ زر سرخ اور سفید اُٹھائے اور لڑکوں کو جو ساتھ کھیلتے تھے تقسیم کرکے انھیں خوش کیا اور خزانچی نے صبح کو اُسکی کیفیت سلطان محمد شاہ غازی سے اظہار کی سلطان محمد شاہ اس جسارت اور بے ادبی سے نہایت آزردہ ہوا اور آثار غضب کے چہرہ پر ظاہر کرکے مبارک تنبول دار یعنی گلوری ساز خاصہ کو اُسکے طلب میں بھیجا شاہزادہ حاضر ہوا باپ کا احوال دگرگون پایا جو کوئی علاج نہیں آتا تھا تسلیم کرکے باادب ایستادہ ہوا اور باپ نے قہر و غضب میں آنکر کئی چابک اُسے مارے کہ جسم نازنین اُسکا مجروح ہوا سلطان مجاہد شاہ نے شکایت مبارک تنبولدار کی اپنی والدہ سے کرکے بتقریر کی کہ اگر وہ مجھے اس معاملہ سے خبر کرتا میں آپکو شفیع کرتا یا وہ وقت ٹالکر دوسرے وقت کہ حضرت ولی نعمی کی آتش غضب ساکن ہوتی دربار میں حاضر ہوتا اُسنے جواب دیا کہ مبارک تنبول دار خاصہ کا اس امر میں کچھ گناہ نہیں ہے بادشاہ کا حکم تھا

مجاہد شاہ نے جب یہ سُنا خاموش ہوا بلکہ سکوت اختیار کرکے حرم سرا سے باہر آیا اور بغض کے آثار ہرگز ظاہر نہ کیے اور مبارک تنبول دار خاص حسب ظاہر نظر عطوفت بدرجۂ نہایت مبذول فرماتا تھا اور بعد ایک ہفتہ کے کوئی تقریب اُٹھا کر غایت نرمی سے کہا کہ مین نے سُنا ہی کہ تو نہایت شہزور ہے اور علم کشتی مین قوت اور مہارت تمام رکھتا ہی اور زبردست پہلوانون کو کشتی مین زیر کرتا ہی آ ہم اور تو کشتی کرین مبارک تنبول دار جو اُسکی خفگی اور آزردگی سے بےخبر رکھتا تھا اور شاہزادہ کمسن چہاردہ سالہ اور یہ تیس برس کا جوان اپنی قوت پر مغرور تھا یہ امر قبول کیا اور تال ٹھوک کر اُسکے مقابل ہوا شاہزادہ نے اُسے اُٹھا کر اسطرح سے زمین پر دے مارا کہ جنبز اُسکی گردن کا شکستہ ہوا اور لحظہ مین مرغ روح اُسکا قفس تن سے پھڑک کر دار البقا کے آشیانہ کی طرف پرواز کر گیا القصہ سلطان مجاہد شاہ تیس برس کے سن مین تخت دکن پر اجلاس کرکے دولت آباد مین آیا اور شیخ برہان الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی زیارت سے مشرف ہوا اور دست ارادت شیخ زین الدین کے ہاتھ مین دیکر دار الملک کی طرف مراجعت کی اور چونکہ مسند عالی خان محمد کے استقلال سے متوہم تھا اعظم ہمایون کو طرفدار دولت آباد کرکے مسند عالی خان محمد کو معزول کیا اور کشن رائے والی بیجانگر کو لکھا کہ قلعے اور بلاد مابین آب کشنہ اور آب تمبدرہ ہمارے تمہارے درمیان مشترک ہین اس سبب سے بین الفریقین ہمیشہ نزاع اور گفتگو واقع ہوتی ہی صلاح یہ ہی کہ آب تمبدرہ کو سرحد کرین آب سیت بندر امیور کے اُسطرف تمہاری تصرف مین رہے اور آب نرسنگا اور رنگا کے اُسطرف ہمارے زیر نگین ہووے اسصورت مین لازم ہی کہ قلعہ بنکاپور اور بھی قلعے اور بلاد ہمارے ملازمان درگاہ کے سپرد کرو تو یہ نزاع زائل ہونے سے مخاصمت اور موافقت کا طریق مسلوک ہووے کشن رائے نے اُسکے درجواب لکھا کہ قدیم الایام سے قلعہ رائچور اور مدکل آب کشنہ کے ساحل تک رایان بیجانگر کے تحت مین تھا مناسب یہ ہی کہ آب کشنہ کو حد کرکے قلاع مذکورہ کو ہمین واگذاشت کرین اور وہ ہاتھی کہ بعضے امرائے کنہرہ نے زبونی سے سلطان محمد شاہ غازی نصرت مین لایا تھا بھیجدین تو کدورت ہمارے آئینۂ قلب کی ساتھ صفائی کے مبدل ہو سلطان مجاہد شاہ نے جب یہ جواب دور از کار سُنا نہایت ناراض ہوا اور ہاتھ باپ کے خزانہ مین دراز کرکے خیل و حشم کے آمادہ اور فراہم کرنے مین مشغول ہوا اور تختگاہ اور جمیع ممالک محروسہ کو ملک نائب سیف الدین غوری کو کہ جد مادری اُسکا تھا عہدۂ ضبط کے واسطے رجوع فرمایا اور بیجانگر کے سفر کی عزیمت کرکے احضار لشکر کے واسطے حکم دیا اور جسوقت لشکر دولت آباد اور بیدر اور برار حسن آباد گلبرگہ مین آنکر بساط بوس کے شرف سے معزز ہوا سلطان مجاہد شاہ پانسو فیل کوہ تمثیل اور تمام خزانہ ہمراہ لیکر پائے دولت رکاب سعادت مین لایا اور شکار کرتا ہوا آب تمبدرہ سے عبور کرکے قلعہ ادونی مین پہونچا اور چونکہ وہ قلعہ دکن مین عدیم المثال ہی اُسکی تسخیر کا راغب ہوا صفدر خان سیستانی کو مع سپاہ برار اُسکے محاصرہ کیواسطے مقرر کیا اور امیر الامرا بہادر خان اور اعظم ہمایون کو مقدمہ روانہ فرمایا اور جو سُنا تھا کہ کشن رائے پرگنہ گنگاولی مین آب تمبدرہ کے ساحل پر مقیم ہی خود بکمال آہستگی اور رفتار پیچھے سے اُسطرف متوجہ ہوا اور کشن رائے قریب پہونچنے امرائے ہراول اور بادشاہ کی روانگی سے آگاہ ہوکر قتال و جدال مین آمادہ ہوا اس درمیان مین بعضے زمینداروں کی زبانی یہ خبر سمع مبارک مین پہونچی کہ ایک شیر عظیم الجثہ کہ جسکی سختی اور دبدبہ سے شیر فلک بیشۂ آسمان مین قدم نہین رکھ سکتا اور گاؤ سپہر مرغزار خضرا مین اُسکے پنجہ کی دہشت سے دم نہین مار سکتی فلان بیشہ مین مقام رکھتا ہی اُسکے شر سے اطراف و نواحی ویران ہوا اور زمیندار اور مزارع اُسطرف کے تردد اور تخم ریزی سے باز رہے سلطان مجاہد شاہ اُس شیر کے شکار کو